

REGISTERED

L. No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی۔

جلد ۳۹ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۲۷ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء | نمبر ۴

اخبار کی بہار

تمام دنیا میں روئی کے ننپسٹرلس ...... ۲۰ ۱۳ ہیں جن میں سے ...... ۵۵ انگلینڈ میں ہیں۔

سب سے زیادہ بلندی کہ جہاں تک بیلون پہونچ چکے ہیں ۲۶۱۶۰ فیٹ یعنے قریب ۵ میل ہے۔

وہ گھر جس میں کونٹ ٹالسٹائی کا انتقال ہوا جو ایک سٹیشن ماسٹر کا مکان تھا اب اس مطلب سے خالی کرایا گیا ہے کہ وہ لوکل میوزیم بنایا جاوے جو کونٹ مرحوم موصوف کی یادگار میں ہوگا۔

سب سے پہلے مصریوں نے مصنوعی آنکھیں بنائیں جو سونے چاندی تانبے اور ہاتھی دانت کی تھیں

چائے کا استعمال اس قدر بڑھ رہا ہے کہ اُن مقامات سے جہاں چائے پیدا ہوتی ہے ...... ۱۰۸۱۶۲۸۰ پونڈ چائے باہر بھیجی گئی۔ جس کی قیمت کا اندازہ ...... ۱۶۰۰۰ پونڈ ہے۔

میڈم کیورک جس نے ریڈیم اور پلونیم کی ایجاد کی فرنچ کی اکیڈمی آف سائنس کی مجلس میں شریک ہوئیں۔ آفرین ایسی روشن دماغ عورتوں کے جنہوں نے یہاں تک ترقی کی۔

چینیوں نے نبانا کے درخت کے ریشوں سے کپڑا بنایا ہی جسکی سوداگری بڑی عمدگی سے چل رہی ہے۔ یہ کپڑا موسم گرما میں پہنا جاتا ہے اور روئی کے کپڑوں کی نسبت سستا پڑتا ہے۔

لنڈن سے ہندوستان کو جو رستہ نکالنے کی تجویز کی جاتی ہے اُس کے ذریعہ سے یہ آنا طول طویل سفر صرف ۸ یوم اور ۲ گھنٹے میں طے ہوگا اور اُس پہ سفر خرچ کا اندازہ ۱۴ پونڈ فی کس لگایا جاتا ہے۔

کوپن ہیگن کے ایک نامہ نگار نے تار پر خبر دی ہے کہ ڈنمارٹ واقع ڈنمارک کے ایک کارخانہ نے مٹی سے تانبہ نکالنے کی ایک ایسی کل ایجاد کی ہے جو عجب نہیں اس حرفت میں ایک انقلاب پیدا کر دیگی +

ایک ٹین کا بکس جس میں بادشاہ مینول کے روزنامچہ کی بیس جلدیں بند تھیں چہارشنبہ کو مسٹر ووڈ ونارٹن میں اُن کے حوالہ کیا گیا معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ موصوف اپنی کمسنی کے زمانہ سے اپنا روزنامچہ لکھتے رہے ہر جلد مراکا چمڑے کی بندھی ہوئی ہے۔ اس پہ نقرئی قفل لگا ہوا ہے اور نقرئی چابی سے قفل کھلتا ہی

طہران کے ایک تار سے واضح ہوتا ہے کہ مراسلہ برطانیہ کا گورنمنٹ فارس نے جواب بھیج دیا ہے۔ یہ معلوم ہوا ہے کہ بوشہر کرزن شیراز کی خاص سڑک اب کھلگئی ہے اُس پر سے اب قافلے گزر رہے ہیں اور ۲۰ دسمبر سے ابھی تک کوئی ڈکیتی واقعہ نہیں ہوئی۔ سفارت گاہ فارس نے یہ اعلان کیا ہی ۴ ہزار زائد افواج بلاد مشرق کو بھیجی جاویگی تاکہ علاوہ اس دوہزار فوج کے جو سڑکوں پر نگرانی کے لیے رہیگی۔ کل مستقل فوج ۶ ہزار ہو جاوے گی۔

مسٹر کارنیگی امریکہ کے نامور کروڑپتی کی عمر ۷۳ سال کی ہے انہوں نے اپنی تہترویں سالگرہ کے موقعہ پر ایک ملکی صنعتی اسکول کو ۱ لاکھ پونڈ مدد دی۔ مسٹر کارنیگی کہتے ہیں کہ مالدار ہو کر جینا لعنت ہے اور دولت مند مرنا لعنت

سلطان عبدالمجید خاں الغازی نے جرمن بنک سے اپنی امانت کا روپیہ ۲۴ ملین مارک (مارک ۱۲) تقریباً ایک کروڑ روپیہ) واپس مانگا تھا۔ مگر بنک نے انکار کیا اور کہا کہ جبتک جرمنی کی اعلیٰ عدالت سے اس امانت کے مقدمہ کا قطعی فیصلہ نہ صادر ہو جاوے وہ روپیہ نہیں دے سکتا۔

ڈیرہ دون میں جو جناب ویسرائے کے لئے ایک بنگلہ بنا تھا جو نہایت ہی خوش سواد مقام میں واقعہ ہے وہ بالکل کھود کر پھینک دیا جاوے گا اور از سر نو تعمیر کیا جاویگا۔ اُس کے گرد پیش کی زمین کی بھی اصلاح کی جاویگی۔

حیدر آباد دکن کے مشہور نواب صاحب سلطان نواز جنگ عرب نے وفات پائی آپ بڑے متمول اور عربوں کے سردار تھے +

لنڈن میں ایک روسی عورت نے تین انارکسٹوں کو اپنے گھر میں چھپا رکھا تھا آخر کار پولیس کو پتہ لگ گیا اور اس کے مکان کو جا گھیرا۔ اول تو اُن لوگوں نے پولیس پر خوب بندوقیں چلائیں مگر جب بارود وگولی ختم ہوگئی تو آگ جلا کر اس میں کود پڑے اور جلکر راکھ ہوگئے۔ بعد میں پولیس نے اس عورت کو گرفتار کر لیا۔

۳ جنوری کو اٹلی اور اسپین میں بھی سخت زلزلہ آیا اور اس کے علاوہ یورپ کے اکثر شہروں میں بھی یہی کیفیت رہی۔ اس نئے سال نے تو آتے ہی دنیا کے بڑے حصے کو ہلا کر رکھ دیا۔

جن لوگوں کو پاگل کتا کاٹ کھاتا ہے اُن کے علاج کے لئے صوبہ شرقی بنگال و آسام میں بھی ایک شفاخانہ ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی یادگار میں بنایا جاویگا۔ اور اُس کے خرچ کے لئے چار کے باغوں پر فی ایکڑ ایک آنہ چندہ لگایا جاویگا۔

حضور لارڈ ہارڈنگ صاحب نے جو وسیرائے ہند ہیں ارادہ کیا ہے کہ سلطنت ہند کا رعب رکھنے کے لئے جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی توہین زیادہ عرصہ تک برداشت نہ ہوسکے گی۔ یکم اپریل سے ہندوستانی مزدوروں کا جنوبی افریقہ بھیجنا موقوف کر دیا جاویگا اور اس کام کے لئے ایک قانون بنایا جاویگا۔ لنڈن کے اخباروں نے لارڈ ہارڈنگ کے اس ارادہ پر مبارکباد دی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ لارڈ ہارڈنگ ہندوستانیوں کے لئے بہت کچھ کر جاوینگے

ترکی گورنمنٹ کو پہلے فرانس سے قرض نہیں ملا تھا۔ آخر اُس نے ماہ نومبر میں جرمنی سے کئی کروڑ روپیہ لیا اب معلوم ہوا ہے کہ ترکی اور فرانس میں پچیس لاکھ پونڈ قرض کے لین دین کی بابت پھر گفتگو ہو رہی ہے لوگ حیران ہیں کہ یہ کیا معاملہ ہے اصل بات یہ ہے کہ فرانس اور جرمنی میں مدت سے دشمنی چلی آتی ہے جب فرانسیسیوں نے دیکھا کہ جرمنی نے قرضہ دیکر ٹرکی میں کچھ رعایت حاصل کر لی ہے تو ایک رقیب سلطنت کی یہ کامیابی انہیں اچھی معلوم نہ ہوئی اسلئے اُنہوں نے قرض دینے کے سلسلہ جنبانی پھر شروع کر دی ہے۔ یہ نہایت دلچسپ خبر ہے امید ہے کہ ترکوں کو اس سودے میں خوب نفع رہیگا۔

تار کی بہار

نیویارک کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ ۱۹ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء کو ایک عمارت کے دوران تعمیر میں گیس اور ڈائنامیٹ کا ایک سخت تصادم واقع ہوا۔ گرد و نواح کے تمام مکانات کی کھڑکیاں پاش پاش ہوگئیں۔ ایک موٹر کار دوسری موٹر کار پر اُلٹ گئی چار مسافر مر گئے اور بہت سے آدمی مضروب ہوئے۔

ہندوستان کے تقریباً ۳۰ اضلاع میں طاعون شروع ہوگیا ہے اور اُس کے علاوہ بعض قصبات پر اس کی وارداتیں ہونے لگی ہیں۔

کرسمس کے ایام میں شہر سنیٹ پیٹرزبرگ میں ۲۷ واقعات خودکشی کے ہوئے۔ ۳ ہزار گرفتاریاں شراب خوری کی علت میں ہوئیں جن میں ۵ فی صدی عورتیں تھیں اور ۲۰ موتیں کثرت شراب سے واقعہ ہوئیں۔

روٹر کے تار سے معلوم ہوا کہ شکاگو میں آتشزدگی سے ۲۹ آدمی لقمہ اجل ہوئے اور تقریباً ۲½ لاکھ ڈالر کا نقصان ہوا۔

ریوٹر سنجاراسے تار دیتا ہے کہ امیر سنجارا کا اور د گروہ سے انتقال ہوگیا ہے اور وہ کرمن میں مدفون ہوئے ہیں۔

مقام نرم تزلا مدراس کے ایک گودام میں آگ لگنے سے تقریباً دس لاکھ کا سوت خاکستر ہوگیا۔

ریوٹر سینٹ پیٹرسبرگ سے تار دیتا ہے کہ ضلع پیٹرہاف میں لوتھرن کلیسیا کی عشائے ربانی کے بعد اُنا فانا ۲۲ آدمی بیمار ہوگئے اور معلوم ہوا کہ غلطی سے دین کے بجائے سلفرک ایسڈ اور کرومیٹ آف پوٹاسیم استعمال کیا گیا بعد کی خبر آئی ہے کہ مندرجہ بالا اشخاص میں سے ۳ آدمی فوت ہوگئے یہ سب غلطی کا نتیجہ ہے۔

مشنری اور کلیسیائی خبریں

بیلگام ایم۔ ای کلیسیا میں سال گذشتہ میں ۴۹۰ بپتسمے ہوئے اور کل مسیحی جماعت ۲۶۵۰ نفر کی ہے۔

نہایت خوشی کی خبر ہے کہ ریڈ کرسچن کالج لکھنؤ میں ۱۳ طالب علموں نے اپنے آپ کو خادم الدین کے عہدے کے لئے مخصوص کیا ہے۔ اس سے پیشتر اوروں نے بھی اس مبارک کام کے لئے اپنے آپ کو الگ کیا تھا اور اب کل شمار ۲۰ تک پہونچ گیا ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا ان جوانوں کے اس نیک ارادے کو پورا کرے اور وہ اس ملک کو جگانے کا عمدہ وسیلہ بن جاویں۔

شہر بنگلور کے کنارے گرلس بورڈنگ اسکول کے لئے ۳۰ ہزار روپیہ کی لاگت سے ایک عمارت تیار ہوئی ہے جو دو منزلہ ہے۔

برٹن میں ویسلین مشن کے سنڈے اسکولوں کا شمار ۷۵۸۱ ہے جن میں ۹۸۰۱۶۵ طالب العلم ہیں۔ اور استادوں کا شمار ۱۳۱۰۹۹ ہے۔

خوشی کی خبر ہے کہ دہلی کی ایس۔ پی۔ جی اور بپٹسٹ مشن آپس میں اتحاد اور میل میں متفق ہوگئی ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ ملکر دعا و عبادت میں شریک ہوتی ہیں۔

ایم ای مشن میڈیکل کام میں بھی ترقی کر رہی ہے۔ اس کی رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے متعلق اُن کا کام چین ہندوستان۔ کوریا۔ فلپائن اور میکسیکو میں بخوبی چل رہا ہے۔

جاپان میں پہلے بائبل پڑھی نہ جاتی تھی لیکن عرصہ ہوا کہ اتفاقاً کسی انگریزی جہاز سے کچھ چھپی ہوئی بائبل کے حصے جاپانیوں کو مل گئے جو انہوں نے اُٹھا لئے اور اُن کا ترجمہ کر لیا اور اس وقت سے اب تک بائبل کا مطالعہ اس ملک میں بڑھتا گیا اور اب تمام ملک میں بائبل بڑے غور سے پڑھی جاتی ہے ؀





فہرست مضامین

(۱) فضیلت المسیح وغیرہ وغیرہ ایڈیٹر صفحہ ۳
(۲) ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب " " ۵
(۳) بچوں پر اثر اقتباس " ۶
(۴) ارکان ستہ پادری غلام مسیح " ۶
(۵) کندو پادری پی کے سنگھ " ۷
(۶) راجپوتانہ جیوبلی کونشن ایس۔ رام " ۷
(۷) دربیان روح انسانی پادری یعقوب مسیح " ۸
(۸) سچی فیاضی کا سلوک منشی بھگوانداس آشفتہ " ۹
(۹) مسافر دوست نو " " ۹
(۱۰) سوامی دریشتانند سرستی اور آپ کی حق پسندی۔ مسٹر یوحنا خان " ۱۰
(۱۱) ملک کنعان کی سیر مسٹر وارث الدین " ۱۱
(۱۲) المسیح کا مصلوب ہوکے قبر اور موت پر فتح پانا۔ فلفوس فلچیان " ۱۱
(۱۳) مقدس بائیبل۔ بمالک ہند کے بہادر سپاہی " ۱۲
(۱۴) پادری ا ٹمہ یو صاحب کو جواب اور پرکاش کے منہ پر خاموشی کی مہر مسٹر مولچند صفحہ ۱۵

ایڈیٹوریل نوٹس

فضیلت المسیح

نمبرہ

المسیح کی عظمت نبی خود کرتے ہیں جیکہ وہ اُس کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے صاف اُس کی آلہی شان کا نقشہ کھینچ کھینچ کر دکھلاتے ہیں۔ کوئی نبی اُس کے حسب و نسب کا ذکر کرتا اور کوئی اُس کے مبارک مجسم ہونیکا بیان کرتا اور کوئی اُس کے جلیل کاموں کا دلچسپ قصہ سناتا اور کوئی اُس کے مصلوب ہونے کا دردناک واقعہ بتاتا اور کوئی اُس کے جاہ و جلال کا عجیب خاکہ کھینچتا غرض تمام نبی گویا کہ اُس ہی کی عجیب سوانح عمری کے کسی نہ کسی واقعات کے نامہ نگار ہیں جو وقت پر حرف بحرف پورے ہوئے۔ اگرچہ وہ بہت زمانوں پیشتر ان مختلف واقعات کا الہام کے وسیلے سے خبر پاکر ذکر کرتے ہیں۔ مگر وہ سب کچھ اسی طرح پورا ہوتا ہے۔ بہت سی نبوتیں المسیح کی پوری ہو چکی ہیں جنکو تواریخ بخوبی دکھلاتی ہے اور بہت پوری ہونیوالی ہیں اس کے علاوہ المسیح نے نہایت اعلیٰ اور افضل تعلیم و نصیحت لوگوں کو دی جس سے آج تک المسیح کے قول و اقوال کی بیشمار نظیریں بڑے بڑے مصنفوں کی نظم و نثر میں موجود ہیں اور اس کی خوبی اور راستی کے دوست اور دشمن تمام مداح ہیں کتنا ہی کوئی مخالف مذہب کیوں نہ ہو وہ المسیح کی تعلیم کی تعریف کرنے بغیر نہیں رہ سکتا۔ غرض کہ علاوہ نبوتی کلام کے المسیح ایک بہت بڑا نیک ناصح تھا جس کی نصیحتیں تمام عالم کے لئے یکساں مفید ہیں اور یہ باتیں بخوبی المسیح کی عظمت اور بزرگی کو ظاہر و آشکارا کرتی ہیں جن سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔

دنیا میں اگرچہ مذاہب کی کثرت اس قدر ہے کہ مذاہب کا شمار ٹھیک ٹھیک بتانا مشکل ہے پر منادی کے مبارک کام کا عجیب سلسلہ صرف دین عیسوی ہی کا طرز عمل ہے اور وہ بھی اس طور سے جو کسی دوسرے مذہب میں پایا نہیں جاتا۔ اور عجیب تر یہ امر ہے کہ دین عیسوی کا دروازہ ہر ایک قوم اور درجے کے لوگوں کے لئے یکساں کھلا ہوا ہے۔ اگرچہ آج کل یہ دستورات دیگر مذاہب کے لوگ عیسائیوں کی دیکھا دیکھی اپنے مذہب کی اشاعت میں کام میں لانے لگ پڑے ہیں۔ مگر درحقیقت یہ حق اُن کو اُن کے مذہب کی تعلیم سے اس طور سے حاصل نہیں ہے جیسا کہ دین عیسوی کے بانی نے صاف اور کھلے الفاظ میں تمام دنیا کو اعلان عام کے ذریعے سے حق کی دعوت دی ہے جو بلا تمیز ذات اور کسی قسم کی تفریق کے سب کے لئے ہے۔ خداوند یسوع مسیح کا مشہور حکم جو اُس نے اپنے شاگردوں کو آسمان پر صعود فرمانے کے وقت دیا عالمگیر ہے۔ جس میں اُس نے فرمایا کہ تم تمام دنیا میں جاکر ہر ایک مخلوق کے آگے منادی کرو کہ جو کوئی توبہ کرتا اور ایمان لاتا ہے۔ وہ نجات پاویگا۔ اور جو ایمان نہیں لاتا وہ تو ہلاک ہو چکا ہے۔ کیونکہ گناہ دنیا میں ہلاکت لا چکا ہے پر خدا کا قدوس ظاہر ہوا ہے کہ گناہ کو نیست کرے اور لوگوں کو جو ایمان لاویں ہلاکت سے بچاوے جس حکم کی تعمیل آج تک ہو رہی ہے اور اعلیٰ و ادنیٰ عالم و جاہل غرضکہ ہر فرد بشر کے لئے نجات کا صرف ایک ہی طریق پیش کیا جاتا ہے۔ ہمعصر اندر مطبوعہ ماہ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء میں "اچھوت ذاتوں میں عیسائی کیا کر رہے ہیں" کے عنوان کے نیچے چھوٹے ناگپور کے علاقے میں منڈہ اور کول لوگوں کے کام کا مفصل ذکر کرتے ہوئے جو ۹ صفحوں میں درج ہے ذیل کا فقرہ درج کرتا ہے کہ "آریہ سماج کے آدمیوں کو چاہئے کہ وہ عیسائی مشنریوں کے قدموں پر بیٹھکر کام کرنے کا طریقہ سیکھیں"۔ پر اس کا عمل اُن میں اور دیگر مذاہب کے لوگوں میں اس آزادگی سے ہونا جیسا کہ دین عیسوی کے خادم تمام دنیا میں کر رہے ہیں ناممکن نہیں پر دشوار ضرور ہے کیونکہ اس کی راہ میں قسم قسم کی روکاوٹیں ہیں۔ اس مبارک کام کا رستہ صرف عیسائی مذہب میں خاص خوبی کے ساتھ کھلا ہے اور ہم خوش ہیں کہ اگر کوئی اس کی نقل کرنے کا عمدہ طریقہ اختیار کرے مگر ایسی تعلیم کہاں سے لائیگی؟

ہمعصر اخبار مراد آباد مطبوعہ ۱۱ جنوری سنہ ۱۹۱۱ء میں ہندوؤں کی اصلاح بڑے دستوروں کی نسبت ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ "قدم قدم پر ہندو ازم کو اصلاح کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ پر ہمارے بھائی ہیں کہ ضروریات زمانہ کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوتے"۔ اور بیوگان کی دوبارہ شادی پر زور دینے کے بعد ذیل کے پُر زور فقرے لکھتے ہیں "اس حالت میں ہندو قوم پر اگر بجلی گرے۔ زلزلہ آوے۔ قحط پڑے۔ وبائیں نازل ہوں تو تعجب

ہی گیا ہے"۔ معصر کا ایسا کہنا بالکل درست ہے اگرچہ ملک کے بہی خواہ اور عالی دماغ ریفارمر صاحبان اس کے انسداد کے لئے قسم قسم کی کوششیں کر چکے ہیں اور بڑے زور شور سے تعلیم یافتہ ہندو بھی از حد زور لگا چکے ہیں۔ مگر یہ خراب رسم و رواج جو ہندو قوم کی مستورات کو برباد کر رہا ہے گھٹنے میں نہیں آتا اور آئے دن بڑے بڑے واقعات قوم کو شرمندہ کرتے ہیں مگر ایک ذرا سا بھی عمدہ اثر اس قوم کے اس بُرے دستور کے عاملوں کے دلوں پر نہیں ہوتا اور وہ غیرت میں آنے کے بجائے اس بُری رسم کے پابند رہنا پسند کرتے ہیں۔ یہ حالت سچ مچ افسوسناک ہے۔ لیکن اس کا علاج قوم کے سرگروہ لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔ جو اگر مضبوط ارادے کے ساتھ اس بُرائی کی بیخ کنی کرنے کے درپے ہوں تو ایکدم اس کی مخالفت دور ہو سکتی ہے۔ اور بیوگان کی شادی کا دستور قائم رہ سکتا ہے۔ ورنہ معصر کی رائے کے مطابق ہمارے ملک کے ہندو بھائی گرفتار مصائب ہو رہے ہیں اور آئندہ زیادہ ہونگے۔ پر اگر صرف باتیں ہی بنائی جاویں تو کچھ نہ بنیگا۔ اس کی ضرورت ہے کہ سمجھدار لوگ سب کے سب اس اچھے دستور کو خود کر کے دکھلا دیں تو اُن کو دیکھکر دوسرے لوگ اس کی پیروی کر سکتے ہیں پر اگر تعلیم یافتہ اور عقلمند لوگ پرانے خیالات کے لوگوں کے پیچھے لگے رہیں گے تو پھر کسی طرح سے یہ بُری رسم دور نہ ہوگی بلکہ جیوں کی تیوں قائم رہیگی اس میں سمجھدار لوگوں کی بہادری اور نمونہ بننے کی ضرورت ہے۔

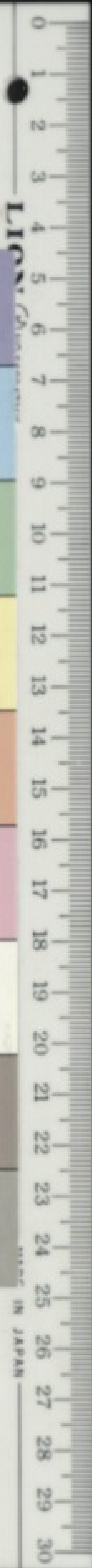
ہمارے نجات دہندہ خداوند یسوع مسیح کی تعلیم دنیا میں کیوں موثر ہے؟ اس سوال کا جواب صاف اور سادہ طور پر یہ ہو سکتا ہے کہ اسکا بڑا اور اصلی سبب اس منجی جہاں کی عملی زندگی کا نمونہ تھا جو اسکی سوانحعمری کے مطالعہ کرنے سے صاف ظاہر اور واضح ہو جاتا ہے جتنی تعلیم خواہ وہ کسی بات کے متعلق ہو اُسنے اپنے وعظوں اور نصیحتوں میں پیش کی ہے اُس نے اپنی زندگی اور روزمرہ کی روش زندگی میں عملی طور سے اس کا گہرا ثبوت اپنے شاگردوں اور دیگر سامعین پر عملی اور افضل طور سے ایسا موثر کر کے دکھلایا ہے کہ جس کا انکار دوستوں اور دشمنوں ہر دو سے نہیں ہو سکتا بلکہ وقتاً فوقتاً اُن کی زبان سے بے ساختہ نکلتا رہا کہ "ایک بڑا نبی ہم میں برپا ہوا ہے"۔ "کیا کوئی ان سے بڑھکر کام کریگا"۔ "ہم جانتے ہیں کہ تو خدا کی طرف سے اُستاد ہو کے آیا ہے"۔ وغیرہ وغیرہ یہ ایسے کلمات ہیں جو اُس کی عملی زندگی کی فضیلت کو روز روشن کی طرح ظاہر و آشکار کرتے ہیں ایک خاص وصف جو اس ربنا اور مخلصنا میں پایا جاتا تھا دوسروں کی خدمت کرنا تھا معصر مخزن مسیحی مطبوعہ ۱۵ جنوری ۱۹۱۱ء میں اس کی نسبت ذیل کی عبارت درج کرتا ہے۔

"خدا کی نظر میں کون بڑا ہے؟ مسیح نے اپنے شاگردوں کو اس سوال کا جواب دیا کہ جو کوئی اپنے آپ کو بچے کی مانند چھوٹا بنائیگا۔ وہی خدا کی بادشاہت میں بڑا ہو سکتا ہے۔ سچا اپنا کچھ خیال نہیں کرتا وہ اپنی ذات یا عزت یا دولت کا کچھ خیال نہیں کرتا۔ اور نہ وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے۔ خدا کی نظر میں بڑا وہی ہے جو اوروں کی خدمت کرتا ہے۔ جس قدر کوئی دوسروں کی خدمت کرتا ہے۔ اسی قدر وہ بڑا ہے۔ جب مسیح کے شاگرد یہ خیال کر رہے تھے کہ ہم میں سے بڑا کون ہے اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ اُن کی عزت میں فرق آوے اور اسی وجہ سے اُنہوں نے ایک دوسرے کے پاؤں دھونا پسند نہیں کیا تھا تب مسیح نے خود ہی پانی لیا اور اُنکے میلے کچیلے پاؤں کو دھویا اور سمجھا اُن سے پونچھا اسی طرح سے اس نے اُن کی خدمت کی اور ظاہر کیا کہ سب سے بڑا کون ہے۔ یہ حقیقی بڑائی کا نمونہ تھا شاگردوں نے اس کو اور اوروں کے میلے پاؤں کو دیکھا اور ان کے دھونے کی ضرورت بھی محسوس کی مگر ہر ایک کے دل میں یہ خیال گذرا کہ اگر میں اُٹھکر یہ ناچیز کام کرونگا تو میری عزت میں خلل واقع ہوگا اس لئے ان میں سے کوئی نہیں اُٹھا۔ پر مسیح نے اپنی حقیقی بڑائی اس طرح سے دکھلائی کہ اُس نے دوسروں کی ضرورت کو محسوس کیا اور خود ہی اُٹھکر ان کی خدمت کی۔ کاشکہ ہم روز روز اپنے دل سے یہ سوال کیا کریں کہ آج میں کس کی خدمت اور کس کی مدد کروں؟ اور تب ویسا ہی کر کے ثابت کریں کہ ہمنے حقیقی بڑائی کی راہ مسیح سے سیکھی ہے"۔

دنیا کا چکر چلتا رہتا ہے کبھی کسی ملک میں کسی قوم کو عروج حاصل ہوتا ہے اور کبھی اس کو زوال آ جاتا ہے کبھی کسی ملک کے لوگ ابتر حالت میں گرتے جاتے ہیں اور کبھی ان کی حالت رو بہ بہتری کی طرف بدل جاتی ہے غرض یہی حال برابر ہوتا رہتا ہے۔ ہمارے ملک کی حالت کا رخ صدیوں سے ابتری کی طرف مائل ہو رہا ہے پر شکر ہے کہ اب کچھ تبدیلی کے آثار نمایاں ہیں چنانچہ معصر کوکب ہند مطبوعہ ۱۰ جنوری ۱۹۱۱ء میں لکھتا ہے کہ:۔

"ہم نہایت شکرگزاری اور خوشی کیساتھ خبر دیتے ہیں کہ ہندوستانیوں کی بہبودی اور قدر کے دن شروع ہو گئے ہیں حضور گورنر جنرل اور وائسرائے لارڈ ہارڈنگ بہادر کے کئی درسوں سے صاف ظاہر ہوا ہے کہ وہ کسی ایک فرقے یا قوم کی طرفداری نہ کرینگے پر دلیری اور انصاف کیساتھ اس سلطنت اور ان لوگوں کا انتظام کرینگے جو ہمارے مہربان شاہنشاہ پنجم نے اُن کے سپرد کئے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ ساؤتھ افریقہ اور دیگر برٹش کالونیز اور ہندوستانیوں کیساتھ اکثر کیسی بے سلوکی ہوتی ہے اور لارڈ ہارڈنگ نے ایک قانون پاس کیا ہے کہ جولائی مہینے سے نٹال وغیرہ میں ہندوستانی قلی کے طور پر نہ بھیجے جا سکیں گے اس پر نٹال والے چوکنے ہو گئے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ قانون کچھ عرصے کے لئے ملتوی کیا جاوے کیا خوب سچ تو یوں ہے کہ اگر ہندوستانی کنگال اور قلی ہو کر کالونیز میں ہیں تو وہاں کے لوگ بہت خوش ہیں پر اگر ایک ہندوستانی بھی دولتمند ہو جاوے وہ ہر ایک کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح چبھتا ہے تا اُس کو حیران ہے کہ ایسا قانون پاس ہوا ہم ہندوستانیوں پر فرض ہے کہ ہم ایسے مہربان منصف حاکم کی مدد کریں کہ وہ سلطنت کا انتظام عمدہ طور پر کر سکیں" پر ہماری دانست میں ہندوستان کو اچھی برکتیں تب ہی مل سکتی ہیں جبکہ وہ سچے اور حقیقی راہ نجات کو پاکر اور عروج و برتری کی دینوالے شفیع کو قبول کرے تو وہ دنیاوی

[illegible] ہندوستان اس سے [illegible] اس کے خلافات سے نکل نہیں سکتا۔



ناظرین بخوبی واقف ہیں کہ مباحثہ وہ مسائل جو خبیر مسلمان تھے اور اب آریہ ہیں ایک بالیاقت اور بڑے تجربہ کار آدمی ہیں۔ اگرچہ وہ آریہ ہو گئے مگر وہ آریوں کو ایسی ایسی کھری سُناتے ہیں کہ جس کا کچھ ٹھکانا نہیں اور چونکہ وہ علم دار ہیں اور صاحب تصنیف ہیں اور اپنے علم اور عقل کے زور سے بہت کچھ دولت بھی حاصل کر لی ہے اور آریوں کے ساتھ جو سماج کے اندر مذہبی نگی نہیں بنی بڑی آزاد خیالی اور راست گوئی سے اپنی تحریرات میں جہاں تک ہو سکا ثابت کر ڈالا ہے جتی کہ نوبت مقدمات تک پہنچی اور ان ہو وہ آزاد خیالی سے ڈنکے کی چوٹ سے حتی الفت میں تلے ہوئے ہیں اور دل کھول کر اپنے اخباروں اور رسالوں میں اُن کی خوب خبر لیتے ہیں اور روز حلے کے مضامین لکھے جاتے ہیں چنانچہ اپنے رسالے اندر بابت ماہ جنوری ۱۹۱۱ء میں "آریہ سماج میں آزادی جنگ" کے عنوان سے آریہ صاحبان کے بہت سے کاموں پر نکتہ چینی کی ہے وہ عجیب طرح سے اس مضمون میں اپنی تمام کیفیت کھول دیتے ہیں اگرچہ وہ اس مضمون کو ایک ایسے طور سے تحریر کرتے ہیں جس سے سرسری پڑھنے والے کو کچھ پتہ نہیں لگتا کہ ان باتوں کا کیا مطلب ہو پر ایک واقف آدمی فوراً ان کی ہوشیاری کی داد دے سکتا ہے اور کہہ سکتا ہے کہ وہ صاحب تحریر ہو تو ایسی ہو پر ہم کو اُمید نہیں کہ آریہ سماجیوں میں ان کے ہم خیال لوگ بن سکیں۔ اس مضمون میں مہاشہ صاحب آریہ سماجوں کے لیڈروں کو ایسے ناموں سے نامزد کرتے ہیں کہ جو اُن کو بالکل پسند نہ ہونگے یہ مضمون کئی صفحوں کا ہے ہمارے خیال میں ضرور آریہ صاحبان کو یا تو اس کی تردید کرنی چاہئے یا اس کو قبولیت کا شرف دینا چاہئے۔ واقعی باتیں غور طلب ہیں۔ اور راقم کی تجربہ کاری اور عقل کی تیزی پر دال ہیں۔ کیونکہ دوسروں کی جانچ پڑتال تک نہیں ہو سکتی پر ہم دیکھیں گے کہ اُن کا کیا اثر ہوتا ہے کہ یونہی ہوا میں اُڑتی رہیں گی ۔

دینی سوال وجواب

اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ:۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابی سینیا کے بادشاہ کے پاس یکے بعد دیگرے دو خط عمر بن اُمیّہ کے ہاتھ روانہ فرمائے۔ پہلے بھی دینی مضمون تھا جو دوسرے شاہوں اور روسا کے نام تھا یعنے دعوت اسلام۔

اقول:۔ دعوت اسلام کیا تھی اب تو متواتر خطوط بادشاہوں اور اعلیٰ حکام کی طرف ادھر اُدھر جانے لگے اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ اسلامی طاقت کہاں تک بڑھ گئی تھی اور اسلام کی اشاعت کس ڈھنگ سے ہو رہی تھی۔ یہ حکمت تو اچھی تھی جس کے وسیلے سے اسلام دور دور تک جلد پھیلتا جاتا تھا پر اس تمام کارروائی میں ہمارے خیال میں پولٹیکل کارروائی شامل تھی جس کے ساتھ مذہب کا معاملہ ملایا جاتا تھا ورنہ اگر محض دین کا معاملہ ہوتا تو اس قدر حوصلہ اور دلیری سے یہ کارروائیاں نہ ہو سکتیں بلکہ سادہ عاجزی اور محبت اور فروتنی کے کام ہوتے اس لئے ایسی کارروائی پر ہمارا بڑا اعتراض ہے کہ اس میں ضرور پولٹیکل حکمت تھی۔

قولہ:۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سفیر مسمی الحارث بن عمیر الازدی جو عیسوی سلطنت کے ایک حاکم کی طرف بصریٰ میں بھیجا گیا ۔

اقول:۔ جس حال میں کہ انجیل مقدس کو منجانب اللہ اور نور اور ہدایت وغیرہ وغیرہ ناموں سے قرآن میں سچ اور برحق بتلایا گیا تھا تو سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں دین عیسوی کی مخالفت کی جاتی تھی۔ اور عیسائیوں کو اس سے منحرف کر کے ایک دوسرے طریقے پر لانے کی کوشش کی جاتی تھی؟ اور یہی اعتراض ہمارا آج تک اہل اسلام سے ہوتا ہے۔

قولہ۔ دمشق کے نزدیک اسکو شرحبیل بن عمرو نام ایک غسانی سردار نے پکڑ لیا اُس کو رسیوں سے باندھکر اُس کا سر تلوار سے اُتار دیا۔ یہ ایک ایسا حادثہ ہوا جس سے قوانین ما بین الاقوام کو توڑ دیا اور اسلام اور عیسائیت کے جو عظیم الشان جنگ بعد میں ہوئے اُن کی ابتدا اسی جگہ سے ہوئی۔

اقول۔ ایلچی بھیجنا اور خود چھیڑ چھاڑ کرنا تو اپنی زبان سے مانا جاتا ہے اور اس کے بعد دیگر اقوام کو قوانین کے توڑنے والے قرار دیا جاتا ہے اور انتقام لینے کی روح کا کیسا علانیہ اقرار ہوتا ہے جو مسلمانوں میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے یہی ایک واقعہ عظیم الشان جنگوں کا سبب بتایا جاتا ہے۔ ایک آدمی کے عوض لاکھہا آدمیوں سے بدلہ لیا جانا خود قبول کرتے ہیں۔

قولہ۔ اگرچہ حدیبیہ میں قریش نے مسلمانوں کے ساتھ صلح کا معاہدہ کر لیا تھا تاہم ابھی ایسے قبائل موجود تھے جو ابھی تک مسلمانوں کو دکھ دیتے تھے اُن کی گوشمالی کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ سے واپس آکر چند ایک مہمیں بھیجیں یہ مہمات کچھ ایسی بڑی نہیں جن کا بیان کیا جاوے۔

اقول۔ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ اسلام نے کوئی ظلم و جبر نہیں کیا یہاں صاف بیان ہے کہ لوگوں کی گوشمالی کے لئے مہمیں بھیجی جاتی تھیں۔ کیا ایسی مہموں سے ہرگز نہیں ہو سکتا تھا؟۔ گوشمالی کی کیا ضرورت تھی۔ اگر عوض معاوضہ کا معاملہ ہوتا تو بھی ٹھیک نہیں تھا۔ یہ خدا کے بندوں کو صبر اور برداشت چاہئے نہ کہ دوسروں کی گوشمالی کرنے پر آمادہ ہو جاویں۔ لفظ گوشمالی ہی زور اور جبر کا اظہار ہے اور اُس کی ضرورت کا ثبوت اُس کے خدا کو معقول یا نامعقول ثابت کر سکتا ہے۔ ورنہ جس کی لاٹھی اُس کی بھینس کی مثال نظر آتی ہے۔ اسلام کا زور بڑھتا جاتا تھا اور اب دوسروں کی گوشمالی کا خیال دامن گیر ہوا اور اپنی بے کسی بھول گئے ۔

باقی آئندہ

اقتباس

بچوں پر اثر

ایک دین دار عورت کی شادی ایک بے دین کیساتھ ہوگئی اور جب اُن کے اولاد پیدا ہوئی تو اُس عورت نے اُن کو خُدا کے کلام بائیبل کی تعلیم دی اور اُن کے ساتھ دعا کرنے کی عادت ہمیشہ بلاناغہ رکھی اور جب اُن کے واقف نے اس میم صاحب سے پوچھا کہ تم نے اپنے بچوں کو اُس شخص کے بُرے اثر سے کس طرح بچایا تو اُس نے کہا کہ میں نے باپ کی Authority کے اوپر والدہ کی Authority کو ترجیح نہیں دی۔ بلکہ خدا کی Authority کو جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ روکے کے باپ کی طرح بے دین نہیں بلکہ خدا پرست نکلے اُنہوں نے میری میز پر ہمیشہ بائیبل کو دیکھا اور ہر موقعہ پر جب ضرورت پڑی بائیبل ہی کی رو سے میں نے ان کو نصیحت دی اور ملامت کی اور تنبیہہ دی جس کا اثر ان کے مزاجوں پر عمدہ ہوا اور اب وہ خدا پرست اور دین دار ہیں سچ سچ خدا کا کلام بچوں کی تعلیم کے لئے ایک معجزانہ اثر رکھتا ہے۔ اگر کوئی چاہے کہ اس کے بچے دین دار ہوں تو وہ اُن کو بائیبل کی تعلیم دلادے دُعا کی عادت ڈالے تو پھر دنیا کے بُرے اثرات ہوجاوینگے (اے۔ مونالڈ)

فی الحال ایک آتشزدگی کا وقوعہ ہوا جسے مسٹر کے سوہنگ کمپنی کا کارخانہ واقعہ ڈربی جس میں ٹاٹ بنایا جاتا تھا برباد ہوگیا اور ریشم کے ایک کارخانہ میں بھی آگ لگنے سے تخمینہ کیا گیا ہے کہ پچاس ہزار پونڈ کا نقصان ہوگیا ہے۔

مراسلات

ارکان ستہ

معلوم ہو کہ دین اسلام قرآن عربی کی ایجاد نہیں ہے۔ اور نہ قرآن عربی کی فرمانبرداری ہی اسلام ہے۔ قرآن عربی کے محکمات سے ثابت ہے کہ بروقت تصنیف قرآن دین اسلام مسیحیت کا وہ عربی خطاب ہے جو مسیحیاں عرب عرب میں رکھتے تھے۔ اور یہ دین ابراہیم کو خدا سے ابتداً ملا اور اُس کی اُس نسل میں جو مستحق سے تھی خداوند مسیح تک برابر چلا آیا اور خداوند یسوع مسیح کی بعثت پر وہ تمام بنی اسرائیل جو آپ کی تابعت سے نافرو گش ثابت ہوئے اسلام سے خارج شمار کئے گئے اور مصنف قرآن نے ابن مریم کی رسالت کسی صداقت علم اُٹھا کر اُسے شہنشاہ اسلام اور اُس کی اور اُس کی انجیل کی فرمانبرداری کو کمل اسلام بیان فرمایا اور اس اسلام کے معتقد حضرت کی کے زمانے میں ایک عظیم گروہ عرب میں موجود تھی اور یہی وجہ ہے کہ حضرت کی اور آپ کی اُمت کو اسلام کی متابعت پر بار بار حکم آئے تھے۔ پس دین اسلام میں صرف مسیحی بائیبل کی فرمانبرداری فرض رکھی گئی نہ قرآن عربی کی مگر جنکے لئے محکمات قرآن تحریر ہوئے اُن کے لئے محکمات قرآن کی حکمبرداری بھی جزو اسلام قرار دی گئی کیونکہ محکمات قرآن مسیحیوں کی بائیبل کی صداقت کا اظہار تھے۔

مجھے دین اسلام کے بیان بالا کی تائید و ثبوت میں آیات قرآن کے حوالے نقل کرنے فضول معلوم ہوتے ہیں اگر کسی کو اس کے ثبوت درکار ہوں تو تعلیم القرآن کا انتظار کرے۔ کیونکہ اس میں میں نے اس مضمون کو خوب روشن کر دیا ہے۔

غرض اس بیان کی یہ ہے کہ قرآن عربی کے محکمات میں گنہگار انسان کی نجات کے طریق کا دوسرا لازمہ مسیحیت کے طریق سے ارکان ایمان پر عملدرآمد قرار دیا گیا ہے یا دین اسلام بمعنا مسیحیت پر پس قرآن کے محکمات میں نجات پانیکا طریق وراہ مسیحیت یعنے اسلام قرار پایا ہے اور ہم اہل القرآن کے مقابل ان دونوں وسائل نجات میں تیسری شکل دیر ہیں اور وہ ہمیں ان امور میں متبعین قرآن سے مغلوب نہیں کر سکتے ہیں بلکہ ضرور ہے کہ وہ مغلوب ہوں۔

سوئیم:۔ ابن مریم کی اطاعت و فرمانبرداری نجات کی شرط مانی گئی ہے:۔

خداوند یسوع مسیح کی ذات اور شخصیت کے اُن معانی کو قبول کرنے میں جو معانی ہم آپ کی ذات سے منسوب کرتے کسی اہل القرآن کو انکار نہیں ہوسکتا ہے۔ مگر تعصب اور گرمی سے۔ کیونکہ جو معانی ابن مریم کی عظمت کے منافی تھے وہ کل معانی قرآن سے ترک کئے گئے ہیں اور ان کی جگہ جو معانی قرآن کے مصنف نے ابن مریم کی ذات و شخصیت کو دیئے ہیں۔ وہی ہیں جو ہم آج کے دن تک آپ کی ذات و شخصیت کو دیتے آئے ہیں اور اُن معانی میں سے ایک معنا آپ کا کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہو کر شہنشاہ اسلام ہونا ہے۔ جن معانی میں آپ کی ذات و شخصیت کو کم سے کم کلام اللہ کی ذات و خصوصیت کے معانی دیئے گئے ہیں۔ جس سے کلام اللہ کو بشریت میں بسا کر اور بشریت کو کلام اللہ کا مسکن و فرمانبردار دکھا دیا گیا ہے اور یوں کلام اللہ اور اسلام اور مسیحائی کو ایک شخصیت میں جمع کر دیا ہے تاکہ آپ کی بشریت کلام اللہ کا اور اسلام ہووے اور کہ آپ کی مسیحائی میں کلام اللہ کے تمام اوصاف اور کمالات ظاہر ہوں۔

اب میں چند مقامات اسبات کے ثبوت میں نقل کرتا ہوں کہ خداوند یسوع مسیح کی گناہگار کی نجات پانے کی اُمید دھری گئی ہے اور قیامت تک کوئی دوسرا نام قرآن میں پیش نہیں کیا گیا کہ جس سے گناہ گار نجات پائیں۔ باقی آئندہ

کندو

جب منی یہ کہہ رہا تھا تو پرملوچا گھوڑی کانپ رہی تھی اور اُس کے بدن کے ہر ایک مسام سے پسینہ کی بڑی بڑی بوندیں ٹپک رہی تھیں۔ اور رشی غضبناک ہو کر بولا "جا تو دور ہو" پس وہ وہاں سے روانہ ہو گئی اور ہوا میں جاتی ہوئی درختوں کے پتوں سے اپنا پسینہ پونچھتی جاتی تھی۔ وہ ایک درخت سے دوسرے درخت پر جاتی اور اُس کی نرم نرم کونپلوں سے اپنے اعضا سکھا رہی تھی تو وہ بچہ جو رشی کے تخم سے اُس کے شکم میں تھا پسینہ کی بوندیں بنکر نکل گیا۔ درختوں پر وہ قطرہ شبنم رہ گئی اور ہوا نے اس شبنم کو ایک جگہ اکٹھا کر دیا۔ سوم نے کہا اس کو میں نے اپنی کرنوں سے پورا کیا اور رفتہ رفتہ یہ قد میں بڑھ گیا تا وقتیکہ وہ ابھرے جو درختوں کی چوٹیوں پڑ گئے تھے ایک خوبصورت لڑکی ماریشا نامے بنگئی۔ اے پرچیتو۔ درخت یہ لڑکی تجھے دینگے کہ تیرا غصہ دھیما ہو جائے وہ کندو کی اولاد پرملوچا کی بچی۔ درختوں کی پروردہ وایو اور سوم کی بیٹی"۔

مقدس رشی کندو اپنی اس تپسیا کے بھنگ ہو جانے کے بعد پرشوتم کشیتر میں چلا گیا اور وہاں جا کر ہری کے خیال میں غرق ہو گیا اپنے ہاتھ اوپر کئے ہوئے اور اس منتر کا جس میں دیوک سچائی کا جوہر ہے جاپ کرتے ہوئے بے تکان کھڑا ہو گیا۔ وشنو پران کے بموجب وہ منتر یہ ہے۔ وشنو تمام چیزوں کی حدود سے پرے ہے۔ وہ غیر محدود ہے وہ بعید سے بھی پرے ہے جو کچھ اوپر ہے وہ اس سے بھی اوپر ہے وہ غیر محدود حق ہو کر موجود ہے وہ وید کا مقصد ہے عنصری وجود کی حد احساس سے اسکا ادراک نہیں ہو سکتا۔ غیر محدود طاقتور ہے۔ وہ سبب کا سبب ہے سبب کے سبب کا سبب غیر محدود سبب کا سبب وہ اشیاء میں رہ کر ہر ایک فاعل اور مفعول ہو کر عالم کو محفوظ کرتا ہے وہ سب کا مالک ہے۔ برہما تمام ہستیاں۔ تمام موجودات کا پیدا کنندہ برہما ہے۔ ہلاک نہ ہونیوالا۔ وہ ازلی نہ زائل ہونے والا غیر متبدل ہے ہر جا گھٹنے بڑھنے کے ناقابل۔ پرش اتما بھی غیر مخلوق غیر متبدل ہو۔ کاشکہ اس کی مہربانی سے میری ذات کے نقص برباد ہو جائیں۔ اس مُستقی۔ دیوک سچائی کے اس جوہر کو جپتے ہوئے اور کیشو کو راضی کرتے ہوئے کندو رشی مکش کو پراپت ہو گیا۔

راجپوتانہ جیوبلی کنونشن

۸ بجے سے ۱۰ بجے تک صبح

راجپوتانہ دیسی مشنری کام۔ میر مجلس پاسٹر سوائی رام (جاگ جاگ اے راجپوتانہ اور روح سوزاں حاصل کر)۔

یشعیاہ ۵۲ باب پہلی آیت اور چوتھا باب تیسری آیت

خداوند کی کلیسیا کے لوگ سُست اور غافل ہو کے سو رہے ہیں۔ اُنہیں خداوند جگاتا ہے

(الف) یہ آواز الٰہی ہے

(ب) قدرت والی آواز ہے۔

(ج) مہربانی اور شفقت کی آواز ہے۔

(د) ملامت کرنے والی آواز ہے۔

(ر) خدا کی آواز ہے جو اپنے لوگوں کو جگاتا ہے چاہئے کہ ہم جاگیں۔ کلیسیا کو روح سوزاں کی نہایت ضرورت ہے۔ اگر یہ نہ ہو تو وہ خداوند کے لئے عزت مند نہیں ہو سکتی۔ آہا روح القدس ہماری روحوں میں آگ ہو کر رہے کہ ہماری نجاست کو آگ لگا دے اور دوسروں کو بھی ہمارے وسیلہ برکت پہونچے۔

روح سوزاں کے کیا کیا کام ہیں۔

(الف) آگ پاک و صاف کرتی ہے۔ پاک روح کا یہی کام ہو

(ب) آگ برباد کرتی ہے۔ پاک روح گناہ کو نیست کرتا ہے

(ج) آگ روشن کرتی ہے۔ پاک روح دلوں کو روشن کرتا ہے۔

(د) آگ دھکتی ہو پاک روح دھکتا ہے۔

(ر) آگ گرم کرنے والی ہو۔ پاک روح سرگرم کو جوشیلا بناتا ہے۔

(س) آگ پھیلتی ہے پاک روح یروشلم کے بالاخانہ سے کہاں تک پھیلا ہے

(ص) آگ دہنی مانند بناتی ہے۔ پاک روح ہمارے دلوں میں آگ ہو کے رہتا ہے اور ہم کو مسیح کی مانند بناتا ہے۔

پاک روح آگ ہے۔ مسیح آگ کا بپتسمہ دینے والا ہے۔ خدا آگ ہے جو ہم آگ سے نہ کھیلیں۔ ذکر ہے کہ دو لڑکے ایک مکان میں آگ سے کھیلتے تھے جس سے کہ آگ مکان کو لگ گئی اور اُس سے شہر میں بہت سے گھر جل گئے۔ اور نیز اُس کا چھوٹا بھائی جل گیا۔ مشنری کام کے لئے روح سوزاں کی بڑی ہی ضرورت ہے

بھائی جگناتھ نے پرسبیٹیریل کام کی رپورٹ سنائی اور بہت بڑی شکر کی بات ہے۔ کہ یہ کام راجپوتانہ کے مسیحیوں کی طرف سے گذشتہ مارچ سے شروع ہوا ہے۔ تاہم بڑی ترقی اس میں ہوئی ہے۔ قریب ۱۸ اشخاص بپتسمہ کے لئے طیار ہیں۔

مسٹر جے ڈبلیو جلیس نے این۔ ایم۔ ایس کی طرف سے اچھی ہو کے درس دیا اور ایک دلچسپ گیت این۔ ایم۔ ایس کے کام کی بابت اُن کے درس دینے کے پہلے گایا گیا۔ جس کا شروع یہ تھا (خداوند اس جماعت پر) وغیرہ وغیرہ۔

اور پھر متی کا ۲۸ باب ۱۹ آیت مرقس کا ۱۶ باب ۱۵ آیت اعمال کا ایک باب ۸ آیت پر درس دیا۔ آپ نے بیان کیا کہ یہ کام صلیب کے مرد ایک غمناک کا ہے۔

(الف) (جاؤ) یہ مسیح کا حکم ہے۔ غمناک کا حکم ہے۔ ضروری حکم ہے۔ آخری حکم ہے۔ ہند کے لئے جاویں۔

(ب) دوسری طرف سے مقدونیا کی طرح کہتے ہیں (آؤ)

(ج) ہم جو سنتے ہیں ہم ہی جاویں۔

پادری بی بی رائے دہم راجپوت ہو دیں (اپتر) کے معنے ہیں نرک میں پڑے ہوئے کو بچانے والا۔ ہم اپنے لوگوں کو جو گناہ کی قید میں پڑے ہیں بچاویں۔

بروز پیر ۱۱ نومبر

۸ بجے سے ۹ بجے تک دعا کا جلسہ پادری جی۔ این۔ فورمین صاحب میر مجلس مضمون نوحہ پہلا باب ۱۲ آیت۔



کیا تمہیں اس سے کچھ مطلب نہیں" یروشلم کی کیسی مورت تھی اور شہر کیسا عمدہ تھا۔ پر جب لوگوں نے گناہ کیا تب اسیر ہوگئے اور تین دفعہ اسیری میں گئے اور سارا شہر برباد ہوگیا۔ اب یرمیاہ راہگیروں سے کہتا ہے کہ کیا تم کو کچھ مطلب نہیں؟ اے تماشبینو۔ اے کنونشن والو کیا آپ کو کچھ مطلب نہیں۔ بہتیرے کہتے ہیں کہ یہاں مسیح کی موت کی طرف اشارہ ہے جیسے لوگ یروشلم کی ہنسی ہنسی مذاق کرتے تھے کیا کلوری کے گرد پھرنا نہیں ہوا؟ کیا تمکو کچھ مطلب نہیں کہ خدا کا بیٹا صلیب پر چڑھ گیا؟ آج مسیح آپکو کچھ مطلب ہے؟ میں سوچتا ہوں کہ مسیح مارا گیا تاکہ نجات ملے وہ مسیح تمہارے بچانے کو مارا گیا کیا وہ تمہارا بچانیوالا ہے؟ کیا تم ایمان لائے؟ یہاں کتنے ہونگے جو اب تک ایمان نہیں لائے؟ کیا مسیح کی موت سے کچھ مطلب نہیں؟ کیا گناہوں پر سو رو کر توبہ نہیں کرتے؟ کیا آپ نے قبول نہیں کیا اُسے اپنا خداوند نہیں کہتے؟ آج ایمان کے ہاتھ سے اس کے دامن کو چھو کر ابھی ہمیشہ کی زندگی مل سکتی ہے۔ مسیحیوں میں کتنے ہیں جنہوں نے ابتک مسیح کو قبول نہیں کیا۔ مبارک ہو وہ جو گناہوں کو چھوڑ کے گری ہوئی زندگی کو دیکھ کے خدا کے بیٹے سے نجات حاصل کرتا ہے۔ کیسی آسان و مشکل بات یہ ہوئی کہ یسوع مسیح بچا۔ آج کہو کہ مسیح کی موت سے کچھ مطلب ہے؟ ہاں مطلب ہے کہ آج ہی میں مسیح کو مانگونگا۔ ذرا سی دیر میں ایمان لا کے دُعا کرکے بھروسہ رکھ کے ابھی نجات پاؤ۔ اپنی جان اُس کے لئے دو۔ اپنے تئیں پورے طور سے مخصوص کرو۔ ایک امیر خاندان کا آدمی تھا جو ایک جگہ گیا۔ جہاں پر اُس نے مسیح کی صلیب کی تصویر دیکھی جس پر یہ لکھا تھا۔ میں نے یہ کیا تو میرے لئے کیا کریگا؟ آپ جہاں دیکھو راجپوتانہ میں کتنے لوگ اسیری میں ہیں۔ گیا اپنے آپ کو راجپوتانہ کی خاطر دیتے ہیں؟ آج ہم اُٹھ کھڑے ہوں اور راجپوتانہ کے لئے ایک زندہ قربانی۔ بڑے سے لیکر لڑکے تک اپنے تئیں دیدیں ہندو مسلمانوں کو بچانے کے لئے اپنی جانوں کو چندے میں دیدیں۔ یہاں کنونشن میں ایک عجیب شخص کھڑا ہے آسمان پر جانے کے بعد ایک شخص نے اُسے دیکھا مکاشفات پہلا باب ۱۰ آیت سے ۱۸ آیت تک) وہ اُس کے سامنے مردہ سا گر پڑا۔ سو ہم بھی گر پڑیں۔ وہ ہر ایک کی زندگی لینا چاہتا ہے تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ خود انکسار زندگی بنانا چاہتا ہے۔ پاک کرنا چاہتا ہے کہ وہ اپنی پاک روح بھر کے راجپوتانہ میں بھیجنا چاہتا ہے۔ کیا ہم کو روح کی بھرپوری سے کچھ مطلب نہیں؟ وہ روح پانی ہے جو دھووے گا۔ وہ روح جو آگ ہے جو پاک کریگا۔ وہ ڈائنامیٹ کی مانند قوت رکھتا ہے کیا اُس عجیب زندگی سے کچھ مطلب نہیں۔ ہم صلیب کے سامنے گریں اور ڈھونڈیں ہم گناہوں کو خارج مطلق کریں ہم کہیں کہ مجھ کو لے اور اپنی مہر مجھ پر لگا کنونشن میں نہوں پر خدا سے لیں۔ مسیح زندگی میں شریک ہوویں۔ نئے آدمی بن کے باہر سے جاویں۔

۹ بجے سے ۱۰ بجے صبح۔ میر مجلس پادری اے۔ آر ہوصاحب۔ پادری بی۔ بی رائے صاحب نے ہندو مذہب اور عیسائی مذہب پر وعظ دیا۔

آپ نے کہا کہ ہندو مذہب کئی ہزار برسوں کا مجموعہ ہے۔ گنگا "الاہ نکو تھمنا پڑیگا یا بجلی پر سوار ہو کے لانا پڑے گا۔ ذیل کی خاص باتوں پر غور کرو۔

(۱) اشیور کی بابت (۲) جیو (۳) بندھن (۴) بندھن کا نتیجہ۔ (۵) چھٹکارا (۶) ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ ہم ہر مضمون کو تین حصوں میں تقسیم کرینگے یعنے۔

(الف) ویدک

(ب) درشنیک

(ج) پرانیک زمانوں میں۔

(۱) اشیور کے بارے۔

(الف) رگوید کی منتھا کے خیالوں کو فارسی اور یونانی۔ مانی وغیرہ سے ملادیں تو معلوم ہوگا کہ فزیکل ریلجن۔ یعنے قدرت کی طاقت اور چیزوں کا ماننا۔ رگوید میں ۳۳ دیوتے مانے گئے ہیں۔ ایک سے زیادہ معبود ہونگے۔ اور اُس کے وسیلے میں مثلاً میں چار معبود مانگئے۔ پھر ایک اشیور کا خیال آیا۔ "پرش" "پرجاپتی" "اوتیرائی گربھ" اور "وایو" ایک ہی دیوتا کی ویک ایک ہستی ہے۔ سب خدا کی صفتیں دیوتا پر عائد کی گئیں۔ "دیوس" دیوتا جس کا مطلب ہے آسمانی باپ یہ یونانیوں کا جوپیٹر ہے اس سے آسمانی باپ کا خیال پیدا ہوا۔

(ب) درشنی ہندو فلاسفی کے دو حصے ہیں (۱) پرماتما کا علم (۲) میٹیریالسٹ مادی۔ انہوں نے اشیور کو مانا اور یہ بھی کہا کہ خدا خالق ہے ویدانتی پرماتما کے قائل ہیں۔ ایک برہم ہے بلکہ ویدانت کا برہم نرگن ہے نیکی بدی کا نہ ہونا برہم چیتن ہے۔ بیقابل نہیں۔ ہرکت نہیں۔ من نہیں۔ وہ نیستی ہے۔ صفت نہیں ہے اُس کا نام نیستی ہے۔

(ج) پران ایک بہت دیوتے مانے گئے۔ پر ایک خدا مانا گیا۔ تین دیوتوں کے مجموعے کا نام خدا کہا۔ خلقت۔ خلق۔ پرورش۔ نیستی محض خیال ہے۔ تینوں فصلوں کے کرنیوالا ایشور ہے۔ پر پرانوں میں بڑا جھگڑا ہے۔ باقی آئندہ

دربیان روح انسانی

لاریب فیہ ۔ اہل ہنود وفرقہ آریہ سماج اور اہل اسلام خصوصاً فرقہ اہل تصوف کے علما و فضلا نے روح انسانی کی فلاسفی پر بہت کچھ اپنی اپنی عالی دماغیاں صرف کیں جو کہنا واجب تھا وہ نہ کہا اور جو کہنا نا واجب تھا وہ کہہ گئے اس قیمتی موتی کے دریافت کرنے میں غوطے تو بہت لگائے لیکن تہیدست ہی نکلے۔ مطلق اس کی حقیقت اور ماہیت کو دریافت نہ کر سکے۔ اگرچہ بعض نے اپنی تمام عمر اسی اُلجھن میں ہی ضائع و برباد کر ڈالی۔ نہ خود ہی سمجھے اور نہ دوسروں کو سمجھا سکے۔ مگر برعکس اس کے ان نامی وگرامی محققوں نے غضب تو یہ ڈھایا کہ بسبب نہ سمجھنے کے روح کو الٰہی صفات سے متصف ٹھہرایا۔ اہل ہنود کا یہ عام مسئلہ ہے۔ جو خاکی کالبد میں بولتا ہے۔ وہی خدا ہے ہم تو کہتے کہ اس مذہب میں خداؤں کی از حد ترقی ہے۔ کبھی تنزل نہ ہوگی۔ یہاں تک ان بیچاروں



کی عقل چرخ کھا گئی۔ کہ سچے خدا کی نہ عبادت ہے۔ نہ ہی اُس کے نام کا کوئی مندر اور نہ ہی کوئی تیوہار ہے۔ مصنوعات کو خدا ٹھہرا کر رات دن اُن کے آگے سربسجود ہیں۔ اس قدر معبود بنائے ہیں کہ اگر تمام ہند اور چین کے ہندو مل کر ایک دم ایک ایک معبود کی پرستش کرنے لگیں۔ تو کئی ہزار معبود باقی بچ جائیں۔ بس دنیا میں یہی ایک مذہب ہے کہ پرستار تھوڑے اور معبود بہت کسی نے کیا سچ کہا ہے۔ کہ بے چارہ ہندو اندھا ہے"۔ اگرچہ فی زمانہ اس مذہب میں ریفارمر اُٹھتے رہے اور اپنے فرض کو کچھ ادا بھی کیا لیکن روح کی بابت وہی لکیر کے فقیر بنے رہے۔

پنڈت دیانند صاحب نے ہندو مذہب کے ریفارمر ہونے کا دم مارا لیکن جب روح کی اُلجھن میں پھنسے تو ناداں قرار دیکر پیچھا چھڑا لیا ع: ببیں عقل و دانش بباید گریست۔

ہم تو یہ کہتے ہیں کہ پنڈت صاحب نے جب اس مسئلہ کو شروع کیا تھا تو اس کی تہ تک پہونچتے اور قوت دماغیہ کو جو عمدہ عمدہ نفیس غذاؤں سے پرمغز بنتی صرف کرتے۔ اور خدا کے کلام پر غور فرماتے تو ہم دعوے سے کہہ سکتے ہیں تو وہ کبھی مخلوق کو خالق نہ ٹھہراتے ایک یہی مسئلہ حضرت محمد صاحب کے روبرو پیش کیا گیا جس کا ذکر قرآن میں یوں آیا ہے "یسئلونک عن الروح"۔ یعنے تجھ سے سوال کرتے ہیں۔ روح کی بابت باوجود چالیس دن غلطان و پیچان رہنے کے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا۔ جبر ئیل سا مستقل گروں نے بھی یاری نہ کی تو "وما اوتیتم من العلم الا قلیلا" (سورہ بنی اسرائیل ع) کہکر سکوت فرمایا۔ بھلا جنگی آدمی ایسے دقیق مسئلوں پر کیونکر حاوی ہو سکتا ہے۔ جنکے ورد زبان رات دن یہ ہو۔ "یقتلون و یسلبون" قتل کر دیا وے مسلمان ہو جائیں۔ تواریخ کی ورق گردانی کر کے دیکھ لو کہ دنیا آپ کے جور و ستم سے ماتم کر رہی ہے۔ لہذا اس ظلم و ستم کا بیان ہمارے مضمون سے چنداں لگاؤ نہیں۔ فقط حضرت کی جنگی طبیعت کا قدرے اظہار تھا جو ہم نے کر دیا۔

حاصل کلام حضرت محمد صاحب روح کے مسئلہ کو نہ پہونچ سکے اور سائلوں کو سوکھا جواب دیکر ٹال دیا۔ جس کا نمبر نوح اور موسیٰ عیسیٰ اور پیغمبری بھی کیسی۔ سب کی سرواہیں جہاں تک ہم قرآن پر نظر ڈالتے ہیں مسئلہ روح کے بیان کرنے میں صرف زبانی جمع خرچ ہے۔ اس کی تشریح میں عاجز و قاصر جیسا کہ ہم نے قرآن سے ثابت کر دیا۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ مسئلہ روح کو قرآنی و پرانی ادعا یہ سماجی ہرگز بیان نہیں کر سکتے تاوقتیکہ صدق دل سے بائبل اقدس کا مطالعہ نہ کریں۔ روح کی حقیقت اور ماہیت سے بےخبر و بے بصیرت رہیں گے۔ اور ہم یہی بدل و جان تسلیم کرتے ہیں کہ اگر خداوند اس مسئلہ کو اپنے کلام میں افشا نہ فرماتے تو لاریب یہ مسئلہ بنی آدم کے لئے راز ماہی بنا رہتا اور کوئی دانش ور اس پر حاوی نہ ہو سکتا۔ اگرچہ اپنے طائر ادراک کو آسمان تک بھی پہونچا دیتا۔ مگر بعدہ دھڑام سے چاہ عفونت ہی میں آ گرتا۔ جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کوئی روح مجرد ہے۔ کوئی ظل ازلی قرار دے رہا ہے اور کوئی جزو ٹھہراتا۔ کوئی خدا ہی مانکر سر تسلیم خم کر رہا ہے جیسا کہ حضرت بلھے شاہ قصوری فرماتے ہیں

ہر ہر وچ صورت رب دی ہے۔ پھر اگھسن شٹ اودیا ہی ہو
سانوں بات معلوم ہوت سبھی ہو کدی چھپدی ہو کدی چھپیدی سی ہو
منہ آئی بات نہ رہندی ہے۔

پھر حضرت مولانا روم صاحب جو محمدیوں میں اول درجہ پر باصفا اور باخدا شخص مانے جاتے ہیں اور جن کی تصنیف قرآن کے دوئم درجہ پر قبول کی جاتی ہے کیا فرماتے ہیں ذرا غور سے پڑہیں۔

خود کوزہ و کوزہ گر و خود گلِ کوزہ خود رند سبو کش
خود بر سر آں کوزہ خریدار برآمد بشکست روان شد
در صین بتاں خواست کہ خود را بہ پرستند خود بپرستند
خود گشت بت و خود پرستار برآمد خود عین عیاں شد

الراقم پادری یعقوب مسیح ایس۔ پی۔ جی مشن جموں۔
حال راولپنڈی چھاؤنی۔

رائیٹر مقام جدہ سے تار بھیجتا ہے کہ حج کی رسم پوری ہو چکی ہے اور کہ حاجیوں کی صحت اچھی رہی ہے

۲۳ دسمبر بوقت جدہ سے تار دیتا ہے کہ وہاں پر پلیگ ظاہر ہوئی ہے

سچی فیاضی کا سلوک

کرنل سر فلپ سڈنی انگلستان کے مشہور فوجی افسر گذرے ہیں وہ اپنی بہادری اور عقلمندی کے علاوہ اپنی اعلیٰ دلی کے لئے بھی مشہور ہیں۔ ایک دفعہ آپ میدان جنگ میں سخت مجروح ہوئے اس وقت آپ کو نہایت شدت سے پیاس لگی باوجودیکہ پانی میدان جنگ میں عنقا تھا تو بھی سر فلپ کو اُس کے وفادار سپاہیوں نے ایک پیالہ پانی کا لا کر دیا۔ جس اُسی وقت جبکہ وہ اپنی پیاس بجھانے کو تھے اُن کی نگاہ ایک اور مجروح سپاہی پر پڑی جو کہ پانی کو بھی حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔ سر فلپ نے فوراً پیالہ یہ کہکر اُس کو پکڑا دیا کہ "تیری ضرورت میری ضرورت سے زیادہ ہے"۔ اور خود پیاس ہی میں جان دی ؎

تونگری بدل است نہ بمال۔

مسافر دوست بنو!

امریکہ کا ایک اصلی باشندہ ایک یورپین کے گھر آیا اور اپنی شدت کی بھوک کو مٹانے کے لئے اس سے تھوڑی سی روٹی کیلئے ملتجی ہوا۔ اُس نے صرف یہ کہا "دور ہو" کتے یہاں سے چلتا بن۔ امریکن نے پھر عاجزی سے اپنی درخواست دہرائی مگر جواب پھر وہی ملا۔ اس پر امریکن نے یورپین کو بڑے غور سے دیکھا اور بغیر بولے چلا گیا۔ کئی سالوں کے بعد وہی یورپین امریکہ کے جنگلوں میں شکار کرتا ہوا راستہ بھول گیا اور رات بھر سرگرداں پھرتے رہنے کے باوجود راستہ نہ پا سکا۔ اس وقت اس کو جنگل میں ایک ریڈ انڈین اصلی باشندہ امریکہ ملا۔ جو کہ درحقیقت اس کا پُرانا واقف کار نکلا۔ مگر اُس نے امریکن کو نہ پہچانا

جب اس نے اس سے راستہ دریافت کیا تو اُس نے

جواب دیا کہ راستہ اس جگہ سے بہت دور ہے اور رات ہو گئی ہے اس لئے آج آپ کا وہاں پہونچنا محال ہے۔ البتہ اگر آپ میری جھونپڑی میں شب بسر کریں تو میں ہر طرح سے خدمت کرنے کو طیار ہوں۔ یہودی نے فوراً اس تجویز کو منظور کیا اور امریکن اس کو اپنی جھونپڑی کی طرف لیگیا اور اُس کو وہاں خوب کھانا کھلایا اور سونے کو اپنا بستر دیا جب صبح ہوئی تو اُس کو بیدار کر کے اُس کے ہمراہ۔ راستہ بتانے کو (جو کہ دور تھا) چلا اور وہاں پہونچکر دُور سے شہر دکھا کے کہنے لگا کہ "وہ دیکھو شہر دکھائی دیتا ہے"۔ اور اگر پھر آپ کے گھر پر کوئی بھوکا امریکن آئے تو مجکو یہ نہ کہنا کہ "او دیسی کتے یہاں سے چلتا بن"۔ یہ سنکر یہودی اپنے ہمراہی کو بڑے غور سے دیکھنے لگا۔ اور اب یہ کہنا غیر ضروری ہو کہ اس کو پہچانتے ہی شرما کر کچھ جواب نہ دیسکا۔

فقط (زمانہ نگار)

(از قلم منشی بھگوانداس گشتہ جلال پوری۔ فیض آباد)

سوامی ورشنانند سرستی
اور
آپ کی حق پرستی

اور اگر واجب کہیں تو اُن کا وجوب ثابت کریں اور ممکن کے تصور کے پیدا ہونے کا سبب بتائیں) آپ کہیں گے نہیں ان تینوں کو خدا نے پیدا کیا ہے تو ہم کہتے ہیں کہ قدیم ہونے سے بھی خدا کے برابر نہیں ہو سکتے (آپ قدیم کے معنے سے بھی سراسر ناواقف ہیں یہ لغت عربی کا فلسفی اصطلاح کا لفظ ہے۔ سوامی جی قدیم متعدد وجود نہیں ہو سکتے صرف ایک ہی وجود پر قدامت صادق آسکتی ہے اگر خدا کو قدیم مانیں تو اُس کی ہستی دوسری ہستیوں کی نفی کر دے گی۔ برابر کے کیا معنے؟ کیونکہ یہ خدا کی ملک ہیں (ہم اس کی کچائی اوپر دکھا چکے) آپ کہیں گے اس کا ثبوت کیا ہے کہ یہ خدا کی ملک ہیں کیونکہ ہم اسباب کے واسطے کوئی عقلی دلیل نہیں رکھتے۔ اس کا صاف جواب یہ ہے کہ کل زمینوں کا مدعا آپ کے اسباب پر اتفاق ہے کہ خدا سب کا مالک ہے (جو لوگ صرف اکیلے خدا کو مانتے ہیں وہ باقی تمام ماسوائے اللہ کے حادث اور مخلوق مانتے ہیں اور جب وہ کہتے ہیں کہ خدا ان تمام چیزوں کا مالک ہے تو اس سے اُن کی غرض ہوتی کہ خدا چونکہ ان تمام اشیا ظاہری اور باطنی کا خالق ہے وہ خالق ہو کر مالک بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہماری عام بول چال کے محاورہ میں مالک سے پہلے خالق ہوتے ہیں۔ خدا سب کا خالق اور مالک ہے۔ پھر اس سے اُن کی غرض یہ بھی ہوتی ہے۔ کہ خدا چونکہ ان تمام اشیا ظاہری اور باطنی کا خالق ہے پھر اس سے اُن کی غرض یہ بھی ہوتی ہے کہ ان چیزوں کی حقیقی اضافت خدا ہی سے ہے۔ ہم خدا کی صفت کو قدیم مان کر اس کی ملک کو بھی قدیم مانتے ہیں اور آپ کے خیال میں وہ پیدا شدہ ہے قدیمی مالک کی ملک کا قدیمی ہونا تو لازمی بات ہے ورنہ اُس کی مالکیت شاہ شطرنج سے بڑھکر نہیں ہو سکتی۔ ذات ایزدی پر ایسا دھبہ لگتا کہ وہ اپنے نفی کا مالک تھا۔ خلقت کو پیدا کر کے ہست کا مالک ہو گیا اور خلقت کی فنا پر پھر نفی کا مالک رہ جائیگا۔ کفر سے بڑھکر ہے۔ پادری صاحب کو جہاں صفت قدامت کا خیال ضروری معلوم ہوتا ہے وہاں اُس کی صفت مالکیت اور عالمیت کا خیال رکھنا بھی لازمی ہے۔ خدا کی کوئی صفت بھی دوسری کو نقصان پہونچانے والی نہیں ہو سکتی اسی طرح خدا کے ساتھ اُس کی ملک کو قدیم ماننے سے خدا کی صفات کو متغیر ماننا بہت ہی کمزوری ہے"۔ (آپ کا یہ آخری جملہ بھی بے معنے ہے غور و تامل فرمائیے۔

ہم نے جناب پادری غلام مسیح صاحب مین پوری کا رسالہ ردّ تناسخ پڑھا اور یہ کہیں نہ پایا کہ آپ "قدامت کی وجہ سے روح اور مادہ کو خدا کے برابر بتلاتے ہیں" البتہ اتنا تو انہوں نے شروع میں فرمایا او معقول دلائل سے مبرہن کیا کہ قدامت روح و مادہ کے ماننے سے بھی تناسخ ثابت نہیں ہوتا۔ اگر اس سے آپ نے ایسا نتیجہ نکالا تو یہ غلط اور پادری صاحب کے مفہوم سے کوسوں دور ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ آپ (پادری صاحب) کسی وجود کو سوائے واحد خدا قدیم نہیں مانتے۔

ہم آپ کے اس آخری بیان پر اور کچھ نہیں عرض کیا چاہتے کیونکہ جو کچھ اس میں ہے وہ پہلے بیان کی تکرار ہے اور اُس کا تضعیف اور کمزوری ہم اوپر تحریر کر چکے البتہ ہم کو آپ کے یہ الفاظ اور عبارت بہت پیاری معلوم ہوئی یعنی "ذات ایزدی پر ایسا دھبہ لگتا" آپ کو اس ذات پاک کی غیرت ہے اور اُس پر کسی صنف کا دھبہ آپ گوارا نہیں کر سکتے۔ ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ اُس کی ذات پاک ہر قسم کے داغ اور دھبے سے پاک کہی جائے۔ لیکن یہ سوال کرتے ہیں کہ کیا آپ نے دیانندی تصور خدا پر کبھی سوچا کہ وہ کیسے کانٹے کاٹے اور بد نما دھبے خدا کی ذات پاک پر لگاتا ہے۔ مثال کے طور پر ہم مان لیں کہ تناسخ صحیح ہے اور جو کچھ اس عالم میں گذر رہا ہے پیشین اعمال کا نتیجہ ہے۔ دکھ درد رنج و غم۔ خوشی راحت جو کچھ ہے کرموں کے سبب ہے۔ ایک اپنے کرموں کے سبب عیش و آرام سے زندگی گذارتا دوسرا دنیا کے تمام غموم و ہموم کا نشانہ ہے۔ وہ بد خاک بسر پھرتا اور روزینہ کی روٹی بھی میسر نہیں آتی دونوں کی حالت اُن کے کرموں کے سبب ہے۔ اب اگر بھوکے کو روٹی دیجائے یا بیمار کو دوا جو دونوں کے کرموں کی سزا ہے تو اُن کی مدد کرنیوالا خدا کے کام میں مداخلت کرنیکا قصوروار ہوا اس سے انسانی سلوک مدد امداد۔ ہمدردی اور محبت کی بیخ کنی ہوتی ہے۔ دوسرے اگر کرموں کے موافق خدا سزا او جزا دیتا ہے اور وہ کرم جو برے ہیں اُن کی بُرائی بعد سزا ٹل نہیں سکتی اور نہ خدا انہیں معاف کر سکتا ہے تو کسی گنہگار بدکردار کا اُس سے بنالہ و زاری اپنے گناہوں کی معافی کا ملتجی ہونا عبث ہے۔ کیونکہ اُس کی حضوری سے ہر وقت یہی صدا نکلتی رہتی ہے "جیسی کرو گے ویسی بھرو گے" ایسے خدا سے تائب اور دل شکستہ گناہ گار کیا تسلی پا سکتا ہے آدمی تو آدمی کی مدد کر سکتا لیکن یہ خدا کسی کا مددگار نہیں۔ آدمی کے اندر معافی پانے کی خواہش ہے اور وہ قسم قسم کے طریقے معافی کے لئے ایجاد کرتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ دیانندی خدا



نہ راست کو کچھ فائدہ پہونچتا ہے اور نہ ناراست کو

ہم نے جناب پادری غلام مسیح صاحب مین پوری کا رسالہ رد تناسخ بغور دیکھا اور اُس میں کہیں نہ پایا کہ آپ قدامت کی وجہ سے روح اور مادہ کو خدا کے برابر بتلاتے ہیں۔" البتہ اتنا تو پادری صاحب نے شروع میں فرمایا اور اس کو معقول دلایل سے مبرہن کیا کہ قدامت مادہ اور روح کے ماننے سے تناسخ ثابت نہیں ہوتا۔ اگر اس سے آپ نے ایسا نتیجہ اخذ کیا تو یہ سراسر غلط اور پادری صاحب کے منشا و مفہوم کے خلاف ہے۔ آپ (پادری صاحب) ہم جانتے ہیں کہ سوائے خدا کے اور کسی وجود کو قدیم نہیں مانتے آپ کے اس آخری بیان پر ہمیں اور زیادہ تحریر کی حاجت نہیں کیونکہ یہ حرف پہلے کی تکرار ہے اور اُس کا تضاعف اور کمزوری ہم اوپر تحریر کر چکے۔ والسّلام۔　الراقم نظیر محمد خاں از سہارنپور

چند سوالات

(۱) خدا۔ مادہ اور روح تینوں پر قدامت کیسے صادق آتی ہے؟

(۲) قدامت کے کیا معنے ہیں اور کیسی ہستی یا ہستیاں قدیم ہوتی ہیں؟

(۳) مادہ کیا ہے؟ کیا مادہ کا تصوّر جمع ہے یا واحد محدود ہے یا لامحدود۔

(۴) روح کیا ہے؟ کیا روح کا تصوّر جمع یا واحد۔ کیا روحیں متعدد ہیں۔ اگر متعدد ہیں تو اُن کا تعداد محدود ہے یا لامحدود۔ اگر متعدد ہیں تو اُن میں مابہ الاشتراک اور مابہ الامتیاز کیا ہے؟　الراقم مسٹر بوحا خان۔

بارکپور کی خبروں سے ظاہر ہوا ہے کہ سرشار پلٹن کے ۲ سپاہیوں نے مرحوم ڈاکٹر رش چندر سرکار کے گھر پر چھاپہ مارا اور بہت کچھ مال و اسباب لوٹ لے گئے۔ مسمی بالدار نامی ایک کلرک نے اُن کا تعاقب کیا اور آخر کار انہیں گرفتار کرا دیا۔

ملک کنعان کی سیر

کنیز اسارہ کی بیٹی دعا کرتی ہے کہ اگر میرا گذارہ اچھا ہووے۔

اقبال مند ہوں اور میری آمدنی اتنی ہووے کہ میں اپنے مرحوم شوہر کا قرضہ ادا کر سکوں۔ میری بیٹی ٹودیرا جس کی نسبت ہو گئی ہے وہ اپنے شوہر کی نیک بیوی ہووے۔ میری کنواری بیٹی رفقہ کی تعلیم اچھی ہووے میرا بیٹا موسٰی یعقوب جو کان سے بہرا ہے اچھا ہو جاوے۔ تمام نیک کاموں میں سرگرم ہووے۔ میرا بیٹا اضحاق اقبال مند ہووے۔ اس کو تندرستی نصیب ہو۔ میری بیٹی استر اقبال مند ہو سب کے سب بدی سے بچیں۔ نیک کام کریں۔ سب دکھوں سے محفوظ رہیں جب تک وہ اس دنیا کی دوڑ میں ہیں اُن کو اچھی سخت نشیں ہیں۔

تمام مسلمان اس جگہ کو متبرک اور محبوب سمجھتے ہیں۔ یہودی بڑی عزت اور محبت سے اُس کے پتھروں کو چومتے ہیں۔ ہر فرقہ کے مسیحی اس جگہ کو عزت اور محبت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

ناظرین!!! یہاں کونسا فاتح سلطان السلاطین ہوتا ہے کوئی عالم فلسفہ ہے نہیں نہیں۔ یہاں ایک بزرگ گڈریا آرام کرتا ہے جو ۰۰۰ ۴ برس گزرے اس زمین میں خیمہ زن تھا جس کو خلیل کے نام سے پکارتے تھے۔ وہ بزرگ تمام انبیا اور ایمانداروں کے جد امجد حضرت ابراہام ہیں۔ جو اس غار میں آرام کرتے ہیں اُنہی کی بدولت اس غار اور اُس کے پتھروں اور خاک کی عزت کی جاتی ہے۔ غار کے اندر پرانے یونانی مسیحیوں کے گرجا کی عمارت ہے۔ جس پر کچھ یونانی میں لکھا ہے۔ وہ عمارت ایسی عجیب ہے کہ کہتے ہیں کہ وہ انساں کی ساخت نہیں۔ جنوں نے بنائی تھی۔ ملکہ ہیلین نے اس عمارت کو شاندار بنالیا

باقی آیندہ

شعر و سخن

مسیح کا مصلوب ہوکے قبر اور موت پر فتح پانا

ہوا ہے اب جہاں میں وہ آشکار مسیحا.
بہتیروں پہ تفضل کیا درنار مسیحا.

درِ نجات پانے کی کوشش کروں اگر
ہے تیری بن مدد کے یہ دشوار مسیحا
پژمردہ دل پڑا ہے گناہوں کی فکر سے
دے مجھ کو اپنا دارو ئے دیدار مسیحا
شیطان کے دام الموت میں گرفتار ہی ہوتے
ہوتا نہ تو ہمارا مددگارِ مسیحا
ہم مفت بک چکے تھے غلامی میں گنہ کی
دیتا نہ زرِ فدیہ اگر یارِ مسیحا۔
بارِ عصیاں تو نے ہمارے اٹھائے
پایا نہ ہم نے تجھ سا ہی دلدارِ مسیحا
آج فتح پاکر تو ہی قبر سے نکلا
ہاں قلب موت تو نے کیا افگار مسیحا۔
ساغرِ عبث ہے لانا مسیحا کی بزم میں
ساقی ہی کے ہو سے ہوا کمل الوار مسیحا
پس اب نشیں تو ہی ہے باپ کے دہنے
کرتا شفاعت بنکر تو سردار مسیحا۔
از افشائے راز الکبر یا دلجوئی اسکی کر
فلقوس ہوا اضطرابی میں گرفتار مسیحا

فلقوس فلپ جون بی۔ ایم۔ ایس بانکی پور

مضامین

مقدس بائبل

کل دنیا اور ملک انگلستان کو بڑی برکت کا باعث ہو۔

سرکار انگریزی کی طرز حکومت کا خلاصہ جو ہند کیلئے ایک بڑی برکت ہے۔

اظہر من الشمس ہے جو عمدہ انتظام و بندوبست سرکار انگلشیہ نے ہمارے ملک میں کیا ہے وہ اب تک کسی بادشاہ نے نہ کیا تھا جتنی ثناخوانی و مدح سرائی اس کی کی جاوے کم ہوگی تھوڑے عرصے کے لئے سلف کے بادشاہوں کی طرز حکومت کی تصویر پر نگاہ کیجئے تو ہند کی صورت عجیب بد صورت نظر آتی ہے جس پہلو کی طرف نگاہ کیجئے رعیتوں سے لے کر بادشاہ سے لیکر ادنیٰ حکام تک عیش پرست نظر آتے ہیں جتنا اُن کو اپنے آرام و آسائش سے خیال تھا اتنا رعایا کا نہ تھا۔ اور رشوت ستانی کا دفتر بڑا گرم تھا۔ بیگناہ پکڑے جاتے تھے اور گردن ماری جاتی تھی بدمعاش ڈاکو اور خونی چین کرتے تھے اسی طرح ہند کے اگلے وقت کی حکومت کی تصویر راجہ مہاراجگان اور سلاطین نے کھینچی یا بنائی بد صورت ہے جس کے دیکھنے کو دل نہیں چاہتا اب گورنمنٹ موجودہ نے اُس بگڑی ہوئی تصویر کو ایسے عمدہ طور سے کھینچا ہے کہ ہر پہلو اس کا خوبصورت اور عمدہ نظر آتا ہے۔ یعنے جو جو کارنمایاں لائق رعایا کے حق دکھلائے جا رہے ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں محتاج اظہار نہیں یہ ملک ہندوستان وہی ملک ہے جس کے حالات گذشتہ روتی ہے کہ غور کرنے سے ہمارا دل دکھتا ہے جو ہمارا کیا بلکہ کل تواریخ کے پڑھنے والوں کے آنکھوں سے آنسو ٹپکتے ہیں کہ ادنیٰ اعلیٰ حکام عیش میں ڈوبے ہوئے تھے۔ باقی آیندہ

انتخاب الاخبارات

کوشش

کوشش یہ ایک ایسا عمدہ وصف ہے کہ جس کے ذریعہ بے سرمایہ اور غریب لوگوں کے بچے اعلیٰ مناسب پہ پہونچ کر دنیا کی راحتوں سے بہرہ یاب ہوتے ہیں اور اپنے متعلقین اور احباب کو اسباب میں ہر طرح سے مدد دیتے ہیں۔ دیکھو ابوالفضل ایک درویش تنگدست کا لڑکا تھا اپنے تحصیل علم میں نہایت درجے کوشش کی۔ کہ چراغوں کا دھواں کھایا۔ اور راتوں کو دن بنایا چنانچہ آپ اپنی سعی کے بارے میں لکھتے ہیں ؎

دود چراغ خوردہ شب آوردہ ام بروز
معذورم اگر نمانہ دماغ سراتری

آپ کو جو اس کوشش کا ثمرہ ملا۔ وہ محتاج نہیں۔ چنانچہ شہنشاہ اکبر جو خاندان مغلیہ میں بڑا نامور و مشہور و معروف بادشاہ ہوا ہے اُس کے دربار کے رکن اعظم ہو گئے اور مالی و ملکی امور کے سرانجام دینے کے علاوہ اپنی تالیف و تصنیف میں وہ کوشش کی کہ جس کی برکت سے جبتک مہرو ماہ تاباں و درخشاں ہیں آپ کا نام نامی روشن رہیگا۔ ایسا ہی راجہ بیر جو خود بھٹے میں سے ایک غریب بے نوا کا لڑکا تھا۔ اُس نے اپنی کوشش و سعی سے شاہ موصوف کے دربار میں وہ رتبہ حاصل کیا کہ شاہ ممدوح نے خوش ہو کر خطاب راجہ سے سرفراز کیا اور آپ کی دانائی اور زیرکی پر ایسا لٹو ہوا کہ آپ کی جدائی گوارا نہ تھی۔ یاد رکھو اگرچہ ابتدا میں ساعی کو طرح طرح کی دقتیں سدراہ ہوتی ہیں۔ مگر ساحل مراد پر پہونچنے کے بعد تمام تکلیفیں بھول جاتی ہیں۔ اس لئے انسان کو چاہیے کہ جب تک گوہر مراد حاصل نہ کرے اپنے ارادہ پر ثابت رہے اور مشکلات کے دور کرنے کے وسائل پیدا کرنے میں کوشش کرے اور محنت اور تکلیف سے گھبرا نہ جاوے۔

گو بادل ہمارے چکر دار رستے کو ڈھانپ لیں۔ مگر بادلوں کے اوپر دھوپ نکلتی ہوتی ہے کوشش کرو اور غفور رحیم خدا کے فضل و کرم میں کچھ شبہ نہ کرو۔ اگر تم ثابت قدمی سے اُس کی عنایت پر اعتماد کر کے کام کئے جاؤ گے۔ تو محنت کا ثمرہ نیک ملیگا اور کوششوں کا پودہ میٹھا پھل لائیگا کبھی بھولے سے بھی یہ خیال نہ کرو کہ محنت کا نتیجہ رائیگاں جائیگا۔ دیکھو کاشتکار زمین میں بیج ڈالتے ہیں اور فصل کے پکنے تک انتظار کرتے ہیں واضح رہے فائدے سے پہلے تکلیف اور سکھ سے پہلے دکھ ہوا ہی کرتا ہے جو لوگ ہمت کے عالی اور ارادے کے پکے ہوتے ہیں وہ کبھی ہمت ہار کر نہیں بیٹھتے۔ چنانچہ وقائع راجستھان کا مؤلف اتوق کھنوی لکھتا ہے کہ رانا راج سنگھ بڑا عالی حوصلہ تھا بڑے بڑے خطرناک موقعوں اور مہلک حالتوں میں بھی کوشش کرنے سے نہ چوکتا تھا اور جب تک اپنی کوششوں میں کامیاب نہ ہوتا تھا دنیا کی عیش و عشرت سے محروم ہو جاتا تھا۔ چنانچہ ایک واقعہ کا ذکر ہے کہ شہنشاہ اورنگ زیب جس نے سلطنت کی ہوس میں اپنے باپ شاہجہان کو قید کرکے بھائیوں اور بھتیجوں کو بڑی بے رحمی سے قتل کیا تھا خوک شہوت کے بُرے میں آکر روپ نگر کے راجہ کی لڑکی کے حسن و جمال پر فریفتہ ہو گیا اور بزور تلوار اُس کو اپنے حرم سرائے میں داخل کرنا چاہا۔ راجکماری نے اس حریص بادشاہ کے پنجۂ ظلم سے نجات پانے کے لئے رانا راج سنگھ کو ایک خط بدیں مضمون لکھا کہ اگر اس انا تھ لڑکی کو مسلمان بادشاہ کے ہاتھ سے نہ چھڑاؤ گے تو میں زہر کھا کر اپنے آپ کو ہلاک کر دونگی اور میرا خون آپ کی گردن پر رہیگا۔ کہتے ہیں کہ رانا نے جب یہ خط پڑھا تو غضبناک ہو کر بولا اگرچہ شاہنشاہ کے پاس سامان حرب اور سپاہ بے شمار ہے۔ مگر حتی الامکان ایسی کوشش کرونگا کہ شاہی فوج کے چھکے چھوٹ جاوینگے

چنانچہ چیدہ چیدہ سوار ان کو ہمراہ لیکر اراولی پربت پہنچے اور ایک موقعہ پر جبکہ شاہی فوج شاہزادی کو ہمراہ لئے ہوئے دہلی کو جا رہے تھے اُن پر جا گرا اور ایک آن کی آن میں سپاہ



مغلیہ کو مولی گاجر کی مثل کاٹ دیا اور راج کماری کو بیاہ اودے پور کو چلا گیا۔ یاد رکھو نامراد کو ساحل مراد پر پہنچانا۔ افلاس کی قید سے نکالکر مسند جاہ و حشمت پر بٹھانا۔ عاشقانِ آوارہ دشت محبت کو جام وصل پلانا۔ قوی سے قوی دشمن کو ہلاک کر کے خاک میں ملانا۔ دولت و ثروت میں ہم عصروں سے گوئے سبقت لے جانا۔ اسیران بلائے مصائب کو چھوڑانا۔ اختراع و تصانیف میں شہرت پانا۔ غمزدوں کا ہاتھ بٹانا۔ دلچسپ مضامین کو زبان قلم پر لانا۔ اپنے آپ کو نیست و نابود کر کے ذات حق میں ملجانا۔ یہ تمام کرشمے کوشش کے نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر میرا کہا مانو تو خواہ کتنی ہی سخت منزل ہو خوف و ہراس کو طبیعت پر غالب نہ آنے دو۔ بلکہ شمع کی مثل سر کٹانے پر مستعد ہو ؎

سر شمع ساکٹائے پر دم نہ مارئیے۔
منزل ہزار سخت ہو پر دم نہ ہارئیے۔

تم نے کبھی یہ خیال بھی کیا کہ دنیا میں بعض لوگ بیش قیمتی لباس پہنتے ہیں۔ عمدہ عمدہ غذائیں کھاتے ہیں۔ عالیشان محلوں میں نرم نرم بچھونوں پر لیٹتے ہیں۔ فقرا اور مساکین کا پیٹ پالتے ہیں۔ سائلوں کی مرادیں بر لاتے ہیں۔ گرفتاران مصائب آسمانی کی دستگیری کرتے ہیں۔ مسافروں کو کھانا کھلاتے ہیں یتیموں اور بیکسوں کی اور معذوروں کی مدد کرتے ہیں۔ خلق اللہ کے آرام و آسائش کے لئے کنوئیں تالاب سرائیں بناتے ہیں۔ معبدوں کی مرمت میں ہزارہا روپیہ صرف کرتے ہیں۔ اُن کو یہ بہ وجوہ آرام و آسائش کے سامان میسر ہونے کا کیا سبب ہے سنو! یہ سب مشقتیں اور عنایتیں کوشش ہی کی ہیں یا اسی کی بدولت اعلیٰ پایہ کے ہوگئے ہیں۔ دیکھو دیکھو چیونٹی ایک ننھا سا جانور ہے۔ اُس کا کوئی حاکم اور کوئی افسر نہیں ہے پھر بھی وہ کیسی محنت اور دل سے اپنے کام میں لگی رہتی ہے۔ بڑی ہی کوشش سے گرمی کی موسم میں اپنی خوراک جمع کرتی ہے اور جاڑے میں آرام سے اپنی اوقات بسر کرتی ہے ؎

مور گرد آورد بتابستانی
تا فراغت بود و زمستانش

کتب تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب سکندر نے دارا شاہ ایران کو مقام اربیلا پر شکست دی تو بیشمار مال و متاع کے علاوہ دارا کا ایک خیمہ جو میدان جنگ میں نصب تھا۔ اسکے ہاتھ آیا تو اُس کے مختلف درجے اور ہر درجہ میں تکلف کے سامان دیکھکر کہنے لگا کہ افسوس اس عیش و عشرت کی زندگی نے دارا کو یہ دن دکھایا اور محنت و مشقت نے ہم کو اس پایہ پر پہنچایا جو لڑکے پڑھنے اور لکھنے میں سستی کرتے ہیں وہ نکمے رہتے ہیں جو سعی کرتے ہیں وہ بڑے بڑے عہدہ پر مامور ہوتے ہیں اور جہاں جاتے ہیں عزت و حرمت پاتے ہیں۔

برخلاف اس کے جو لڑکے تحصیل علم میں سعی نہیں کرتے اُستاد اُن کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ماں باپ نالائق جانتے ہیں۔ سچ پوچھو تو ایسے لڑکے تمام عمر کف افسوس ملتے ہیں اور مثل جرس نالاں رہتے ہیں۔ ہر لحظہ سرد سانس بھرتے ہیں پس اے میرے پیارو! اگر دنیا میں امن و آسائش سے زندگی بسر کرنے کی تمنا رکھتے ہو تو کوشش کرنے کی عادت اپنے میں پیدا کرو۔ کیونکہ قناعت کرنا ناکسوں چارپایوں کا کام ہے۔ (شاقی)

سورج کی روشنی

صحت عامہ کے اصول پر غور کرتے ہوئے یہ بات بڑے زور سے ہمارے سامنے آرہی ہے کہ بہت سی بیماریاں چھوٹے چھوٹے اجرام سے پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ ملیریا۔ موسمی بخار، تپ دق، نمونیا، ذات الجنب۔ کھانسی۔ ہیضہ۔ پلیگ وغیرہ تمام امراض کے جرم پائے جاتے ہیں سورج کی روشنی ان سب کے مخالف ہے اور خاصکر سورج کی سیدھی کرنیں ہر قسم کے جراثیم کو بہت جلد تباہ کر دیتی ہیں اس لیے دھوپ تاپنا انسانی زندگی کے لئے بہت مفید ثابت ہوا ہے علاوہ اس کے سورج کی روشنی جسم کے ہر ایک چھوٹے سے چھوٹے حصے کو جن کے مجموعے سے جسم بنا ہے جس کو سیل کہتے ہیں۔ حرارت پہونچاتی ہے جس سے وہ اپنا کام بہت اچھی طرح کر سکتے ہیں اور خاصکر جسم کے اُن حصوں کے لئے جن سے کمال ہی ہے بہت فائدہ مند ہے سورج کی روشنی کے اثر سے ہی نہایت لذیذ پھل پھول اپنی خوبصورتی اختیار کرتے ہیں اور مختلف اور خوبصورت رنگوں سے آراستہ ہوتے ہیں سیب کی سرخی خربوزہ کی نیلی دھاریاں سورج کی روشنی سے نمایاں ہوتی ہیں چنانچہ ڈاکٹر سکوچیلیڈ صاحب نے حال میں لکھا ہے کہ یہ کمزوری دماغ کو دور کرتی ہے۔ لہذا دھوپ میں بیٹھنے اور چلنے پھرنے کی عادت خاصکر جاڑوں میں نہایت مفید ہے اور اس سے صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے۔ ہندوستان کی مستورات میں یہ عادت زیادہ ہے اور غالباً اسی کے باعث تپ دق سے اموات کم ہوتی ہیں ورنہ جہاں مستورات دیگر ایسی مضر صحت عادتوں کی غلام ہیں وہاں غالباً بہت زیادہ شکار ہوتیں اگرچہ اب بھی بہت زیادہ اموات اس مرض سے ہوتی ہیں۔

سورج کی کرنوں کا خاص فائدہ برہنہ جسم پر یا جب کپڑے ہلکے پہنے ہوں ہوتا ہے۔ (ہندوستان)

مردہ جلانے کا آلہ

فرانس میں مردہ جلانیکا آلہ تیار ہوا ہے۔ جو ایک ہزار پچاس روپیہ کو آتا ہے اور صرف ۔۳ روپیہ روزانگی صرف ہوتے ہیں۔ یہ آلہ مثل لمبی بھٹی کے ہے ایک گھنٹہ میں اُس کے اندر مردہ جلانے کی کافی حرارت پیدا کی جاسکتی ہے اور حرارت کے پیدا ہوجانیکے بعد مردہ چند منٹ میں جلجاتا ہے زیادہ دیر نہیں لگتی۔ (شاقی)

امرتسر کے گرد کے باغ میں اُس روز ایک شخص مسمی لہنا سنگھ زرگر باشندہ پٹیالہ ایک شخص کی جیب کترتا ہوا گرفتار ہوا پولیس نے اُس کا چالان منشی نریندر سنگھ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں پیش کیا۔ ملزم کا چلن چونکہ مشتبہ تھا اس لئے ایک سال قید کا سخت سزایاب ہوا۔

(اخبار عام)



گلدستہ اخبار

فصل حال کی پیداوار گندم ہندوستان کی پہلی عام یادداشت موسم حال کے متعلق محکمہ اخبارات تجارت سے جاری ہوئی تھی اُس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام ہندوستان میں معہ پنجاب و ممالک متحدہ و ممالک متوسط و برار و حاطہ بمبئی بشمول سندھ اور سرحدی صوبہ جات بنگال اور وسط ہند و راجپوتانہ اور ریاست حیدرآباد و میسور دو کروڑ ۳۴ لاکھ بیس ہزار آٹھ سو ایکڑ میں گیہوں بوئے گئے ہیں جن کے مقابلہ میں پرسال دو کروڑ چھبیس لاکھ تریسٹھ ہزار چھ سو ایکڑ میں بوئی گئی تھی۔ بیان کیا گیا ہے کہ تخم ریزی کا زمانہ فی الجملہ موافق تھا اور فصل کی حالت عموماً اچھی پائی جاتی ہے۔

ممالک متحدہ کے اخراجات فوج بحری بابت ۱۹۱۱ء میں دو کروڑ چون لاکھ تین ہزار دو سو اکتیس پونڈ کے مصارف کا سامان کیا گیا ہے۔ سال ماسبق کی نسبت ساڑھے تین لاکھ پونڈ کی کمی واقع ہوئی لیکن اس میں جدید جہازات کی تعمیر کے متعلق کوئی رقم نہیں داخل ہے۔

فی الحال ایک آتش زدگی کے واقعہ ہونے سے مشرک سوکار کمپنی کا کارخانہ واقعہ دہلی جس میں آٹا پیسا جاتا تھا برباد ہو گیا اور رشیم کے ایک کارخانہ میں بھی آگ لگنے سے تخمینہ کیا گیا ہے کہ پچاس ہزار پونڈ کا نقصان ہو گیا ہے۔

گذشتہ تین مہینے کے عرصہ میں ناروجیہ کے ایک کارخانہ نے امریکہ کو ایک ہزار پچاس پونڈ کی کیڑی چڑیاں روانہ کی ہیں ؞

کلکتہ میں ایک جھگڑے والے سے دو آدمیوں نے جو ہندو معلوم ہوتے تھے کہا کہ ہم جھگڑا کرا دینا چاہتے ہیں وہ راضی ہو گیا۔ دونوں شخص جھگڑے میں ٹھیک جا رہے راستہ میں تو ضمیع میں اُسے پان کھلایا جس سے وہ بیہوش ہو گیا تو اُس کی سنہری انگشتیاں دو دستہ فیاں اور نقدی لیکر چمپت ہوئے۔ گاڑی سڑک پر چلتی گئی جس سے ایک کنسٹبل بکر تھانہ میں لایا اور گاڑیبان کو ہسپتال پہونچا دیا گیا جہاں ہوش میں آنے پر پولیس نے دونوں آدمیوں کا حلیہ تیار کیا پولیس مصروف تلاش ہے۔

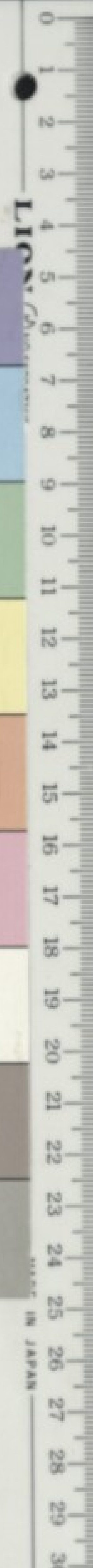
لاہور کے لالہ چندو لعل صاحب جو رشتہ تعلیم میں بہت عرصہ تک ملازمت کر چکے ہیں ۷۵ سال کی عمر میں راہی ملک عدم ہوئے اُنہوں نے اپنی یادگار میں ایک معقول کنبہ چھوڑا ہے اُن کے دو لڑکے انجنیئر ہیں ایک گوجرانوالہ میں سٹلمنٹ افسر ہے دو فورمن کرسچن کالج میں پروفیسر ہیں اور ایک ٹھاکر ہے۔ لالہ چندو لعل کے شاگردوں کی تعداد بھی بیشمار ہے ؞

سہار گھاٹ پر دریائے گنگ کا پل بنانیکی جو تجویز ہے اُسکے متعلق ایک مسئلہ یہ ہے کہ نیکو باقی ہے کہ دریا کے شمال میں یا بہتر سے بہتر مقام ایسا کونسا تجویز کیا جا سکتا ہے جہاں مال کی روانگی کا بھاری اسٹیشن قائم کیا جاوے غالباً بستناہر کا مقام تجویز ہوگا جسکی وجہ سے ساڑھے پونسٹھ میل کی تنگ پٹری کی لین کو چوڑی پٹری کا بنانا پڑیگا۔ اس میں چالیس لاکھ روپیہ صرف ہوگا اور شائد آئندہ سال سے کام شروع ہو جاوے گا۔

رسید زر

مسٹر نور احمد سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔ ڈاکٹر این ستھائکس سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸
بابو بینی پرشاد سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔ مسٹر فضل الدین سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸
پادری آگیا مسیح سنہ ۱۹۱۰ء عہ ۸ ۔ سی گورکناتھ سکوار سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸
مسٹر ٹی ایم۔ لادرس سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔ ہیلیا سٹرام ساہی شن سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸
مسٹر موہن لعل سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔ لالہ درگا داس سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸
پادری حاکم سنگھ سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔ ڈاکٹر کالو رام سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸
مسٹر جے دانیل سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔ ڈاکٹر جے ہری رام سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸
مسٹر ویدار سنگھ سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ مسٹر جی۔ ڈبلیو میکلین سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸
پادری احمد شاہ سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ڈاکٹر خورد ار خاں ۲ کاپی سنہ ۱۹۱۱ء
منیجر پریڈنگ رمرخ، سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ڈاکٹر مری ایس پی دتا سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸
مسٹر ڈیوڈ جہانگیر سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔ مسٹر جوزف گر سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸
منیجر کرسچن ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔ پادری ار۔ ایف
جونس سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔ ڈاکٹر ڈبلیو ہنشلی سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ مس فرید
سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔ پادری دیوی رام سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ مسٹر الفرڈ
ای سنگھ سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ مسٹر پی داس سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ مسٹر ایم
الیفز سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔ مسٹر جے الکزنڈر سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔ مسٹر
ایس ٹریلو سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔ مسٹر ٹی بنجمن سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔ پادری
جارج کیرسٹیرس سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ بابا امرداس سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔
پادری جے۔ بی۔ نزنگ سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ڈاکٹر اے لیکاسٹر
سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔ پادری امیر خاں سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔ ڈاکٹر اے
جے تمدیر اللہ سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔ پادری۔ اے۔ پی کیلسو سنہ ۱۹۱۱ء
عہ ۸ پادری ملوچند پال سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ منیجر وائی ایم سی اے
سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ مسٹر جیٹا بھائی بھائی سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ پادری
سی پی کیپ سنہ ۱۹۰۹ء و سنہ ۱۹۱۰ء ڈاکٹر خیر الدین سنہ ۱۹۱۱ء
عہ ۸ ۔ بابو کشتور چند سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ ۔ مسٹر جیا لعل مرقس سنہ ۱۹۱۱ء
عہ ۸ ۔ مسٹر مسیح و مال سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ مسٹر پیلم مسیح سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸
ڈاکٹر موہی رام سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸ مسٹر کہانجی پیپا بھائی سنہ ۱۹۱۱ء
عہ ۸ ۔ ڈاکٹر جے جیمسن سنہ ۱۹۱۱ء عہ ۸

باقی آئندہ



پادری انڈریو صاحب کو جواب
اور
پرکاش کے منہہ پر خاموشی کی مُہر

رسالہ انڈین ریویو ماہ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء کے مضمون سے جو پرکاش نے لب ٹھیک صحیح نقل کیا ہے۔ بلا تعصب جواب دینا اپنا فرض سمجھا ہے۔ خداوند فرماتا ہے میں اقرار کرونگا جو آخیر دم تک میرا اقرار کرتا ہے اور میری باتوں پر عمل کرتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں ہندوستان میں آریہ نسل کی ایک شاخ نہایت وحشیانہ حالت میں زندگی بسر کرتی رہی جس کو آج اُسی کی نسل کے مسلہ لیڈر بزرگوں کے نام سے یاد کرتے ہیں جنکی رسم و رواج کا آج اس قدر فرق پڑگیا ہے جس قدر کہ زمین و آسمان کا ہے۔ آج بھی آریہ نسل اُن پراچین آریوں کی تہذیب اور کام کو لیکر نکلتے تو اس میں شک نہیں نیم وحشی سے بڑھکر ان کا نام موزوں ہو دنیا اور موجودہ روشنی میں یہی کہا جاتا ہے کہ چراغ تلے اندھیرا۔ مگر اس زمانے میں کیا دیکھا جاتا ہے کہ مغرب کی تعلیم سے ہندو مذہب متاثر ہوکر اور حضرت مسیح کے ایک شاگرد لوتھر کی تقیوری نے اُن کی آنکھوں کے سامنے چکا چوندی سی پیدا کرکے اُن کے تمام عقاید و مسائل فلسفوں کو ملیا میٹ کردیا ہے اور اُن میں خدا کی وحدانیت اور جگت کی بھلائی کرنے کا جوش پیدا کردیا ہے کیا عیسائی دین کی پوری آگاہی رکھنے سے حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرکے ہندوستان مسیح کی نجات کا قایل نہیں ہوسکتا ہوگا اور ہونا پڑیگا کیونکہ مسیح دین کے بغیر وہ کون سا معیار ہو سکتا ہے جو ایک قدم آگے رکھنے کی اجازت دیدے۔ آگے عبارت کی کوتاہ اندیشی اور تنگدلی کا حتی المقدور جواب باصواب دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اُمید ہو کہ مضمون کی غلط بیانی کی صحیح تلافی کا کام دیگا۔

افسوس سا آتا ہے کہ ہندوستان کے آریوں کو جرمنی اور انگلستان کے آریوں کے ہم پلہ کہا گیا ہے۔ جو بالکل بے ثبوت اور ناپائدار اور انکا لٹریچر اعلیٰ درجہ کا ہونا اور بڑے بڑے دماغ والا ہونا بعینہ اس کی مثال ہے جو جنگل میں واحد ہستی ایک گڑہا ہو۔ یونان اور جرمنی کے فلسفے سے تو کچھ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کیا کوئی شخص دعویٰ کرسکتا ہے کہ ہندوستان کا فلسفہ بھی کسی حد تک کوئی نتیجہ پیدا کرنے کے لئے تیار ہوا ہے۔ ہندوستان کا فلسفہ ایک ایسی سجت ہے جو خلا زمین پر بیل پر مچھ پر کچھ پر کچھ۔ کچھ پانی پر پانی آگ پر۔ آگ ہوا پر۔ ہوا آکاش میں براجمان ہے۔ بھلا یہ تو بتلایا جائے۔ ایسے فلسفے سے کوئی بدنصیبی متعجب ہو تو قصور اُس کے سمجھنے کا ہے جو گھر کی خوبی بھولکر دوسروں کی بے جا تعریف کے درپے ہو۔ ایسی اندھی فلاسفی میں ایک آدھ بات لگانے کی بجا بدنصیبی کی آنکھ کو چکا چوندسی لا دیتا ہے اور کہے بیٹھتا ہے۔ کہ واہ ہندوستان کا فلسفہ بھی جدا فلسفہ ہے۔ یہ ہوسکتا ہے کہ اندھی مرغی چونچ مارتے مارتے ایک آدھ دانہ منہہ میں پکڑلے۔ اگر ہندو فلسفے کی ایک بات درست بھی ہو تو اس پر فریفتہ ہونا جہالت ہے سوال صرف یہ ہے کہ ہندوستان کے فلسفے کے نیک نتیجے کچھ وجود بھی رکھتے ہیں یا نہیں؟ اندھوں میں کانا راجا حقیقت ہے۔ ہندوستان کا اعلیٰ دماغ یورپ امریکہ کے ادنیٰ دماغ سے کبھی بھی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ پادری انڈریو صاحب نے سخت دھوکا کھایا ہے جو تجربہ کیا ہو کہ ہندوستان میں اعلیٰ دماغ ہو گورے ہیں جس کی مثال واضح کردی ہے۔

قدر مصیبت آنکسے داند کہ بمصیبت گرفتار آید

اگر پادری صاحب ہندوستان میں کچھ کام کرکے دکھاتے تو یہ گفتار یونہی رائے زنی نگی معلوم ہوتی ہے۔ افریقہ کی جہالت سادہ جہالت ہے مگر ہندوستان کی جہالت دماغی جہالت ہے جو بہت سے دلوں میں گھر کر چکی ہو جس کے دور کرنے کے لئے بہت وقت درکار ہے۔ جس کام کے نبٹنے دیر لگی آخر اُس کی صحت کے لئے بھی وقت کی ضرورت ہے مجلسی برائی تو دور ہونا آسان ہے۔ مگر دماغی برائی جس کی جڑیں گہری ہوتی ہیں دور کرنا کام رکھتا ہے۔ یہیں واضح کردینا زیادہ خوبی میں داخل ہوگا کہ آجکل آریہ نسل جو خیال لیکر کھڑی ہوئی ہے وہ ڈھکوسلا ہیں جو کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبا جوڑا والی بات بنی ہوئی ہے۔ انقلاب پسند اور بڑے بڑے یوروپین فلاسفروں نے ہندوؤں کی مذہبی جڑیں کھوکھلی کرکے بالکل جگہ سے ہلا دیا ہے اب ہلی ہوئی جڑوں کو تہذیب کے بوجھ سے دبا کر ہندو دھرم کے بوجھ کو کھڑا رکھنا چاہتے ہیں جس کے لئے اُمید قوی ہے کہ ایک نہ ایک دن جگہ چھوڑنی پڑیگی۔ لوتھر کی تھیوری تو میاں کا کام دے چکی اب آریہ ہندوؤں کو آگے قدم رکھنا تبہی ہوگا جب اصل چشمہ زندگی کو سہارا دیا جائیگا یعنی انجیل کی اصلی آیتوں کو گہری نظر سے دیکھا جائیگا۔ مگر طفل مکتب جواہرات کی کیا پرکھ کیا کرسکتا ہے۔

عیسائیوں کی تعداد تسلی بخش ہے۔

جہاں جہاں مسیح دین پھیلا ہا وہاں ایک طریقے اور ایک ڈھنگ کے آدمی ملتے رہے مگر ہندوستان میں ۳۰ کروڑ آدمی تو ۳۳ کروڑ طریقے اور ہیت ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو مشنریوں کا کام تسلی بخش اور حیرت انگیز ترقی کی دلیل ہے کہ وہ ۳۴ لاکھ مذہبوں اور طریقوں کو ایک کرنے میں کامیاب ہوگئے یا دوسرے لفظوں میں ۳۴ لاکھ ہستیوں کو عیسائی دین میں لائے کیا کسی کو شک ہوسکتا ہے کہ بے طریقہ اور بے اصولا ہندوستان کیسی شکست کھا رہا ہے اور مسیحیت کے جھنڈے تلے اگر خدا کی بزرگی اور جلال کا باعث ہورہا ہے کیا ان حالات سے تسلی بخش نتیجہ نہیں ہوا؟

مضبوط انتظام والے مذہب کا اشارہ آریہ سماج کی طرف معلوم ہوتا ہے جس کے پیرو ابھی لاکھ کے قریب بھی نہ ہونگے جس نے اپنی کتب سے تو کچھ نہیں کیا۔ مسیحی دین کی خوبیوں کو قبول کیا ہوا ہے بڑا دکھ اور قلق پیدا ہوتا ہے۔ جب کوئی آریا تقریر یا تحریر میں یہ کہہ دیتا ہے کہ وید تمام علوم کا مخزن ہیں اور ثبوت کے لئے چپ۔ اور فلسفہ کا اظہار کبھی کسی اخبار کے ذریعہ مشتہر نہیں کیا جاتا ہے۔ ملک میں صرف یہی چند افراد ہیں جن کو شریر اور انصاف کش کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

باقی آیندہ

سنڈے سکول کے سبق

تصویر وار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ایک روپیہ عہ

محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے۔

قیمت فی سبق محصولڈاک علاوہ یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہ سبق اُردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں۔

یہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے پادری ہنری فورمن صاحب ڈی ڈی کی تصنیف سے نوٹس اُردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُن کے ساتھ انڈین بائیبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے

کہ بائیبل کی تعلیم کے واسطے سب سے عمدہ سبق ہیں انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائیبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے۔ اس لئے بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن سکول اس کا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام سکولوں میں ان کا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہ ازحد مفید ہیں۔

جو صاحب ان کو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع بادیں درخواست پر پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہے۔ سال بھر کی قیمت پیشگی لی جائیگی۔ وی پی کے ذریعہ سے۔

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اس کے گھر میں ایسی ہی پکار پڑتی ہے اور گھر اور ہمسایہ بھی گھبرا اٹھتے ہیں اگر پہلے ہی سے سوچ سمجھ کر اس تکلیف کیواسطے دوا گھر میں رکھی ہوتی تو ایک شیشی عرق کافور کی گھر میں ڈال رکھتے ہوتے اعلیٰ عرق کافور بہترین ہیں جس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضے کی اصل دوا ہے۔ ہیضہ کے سوا دست پیٹ کا درد۔ مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی چار آنہ (۴)

محصولڈاک ایک شیشی سے چھ شیشی تک پانچ آنہ (۵)

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے۔ اس کا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا۔ پیٹ کا درد۔ بدہضمی۔ متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچوں کے لئے اس سے بہتر کوئی دوسری دوا نہیں ہے

قیمت فی شیشی آٹھ آنہ (۸)

محصولڈاک پانچ آنہ (۵)

مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت منگوا کر ملاحظہ کیجئے۔

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی پی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۶۰ء

پُرفضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن کشا کردول کرسی وغیرہ ودیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت جن کشا للعہ سے عہ کردول عہ۔ مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب سکول ہذا سے خط وکتابت کریں۔

پریسبیٹیرن بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بعض جگہ سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۶۱ برس میں اس فنڈ میں ۸ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپئے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپئے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۳۴ ہزار روپیہ نقد موجود ہے۔ ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔

اور نئے پراسپیکٹس اُردو انگریزی انیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد ملسکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ

ہندوستان وپنجاب عہ

غیر ممالک سے ۔ ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاویگی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ہے
چوتھائی کالم	صہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ہے	للعہ	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	للعہ	سے	مار

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ مابعد کے لئے ا فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی اڈیٹر ومنیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام رلیکی براؤن چھپا اور شائع ہوا۔